سوال نمبر ۴۲ تا ۴۶: کیا فرماتے علمائے دین ان اقوال کے باب میں۔

اول ایک رسالہ میں لکھا ہے کہ شب معراج میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت پیران پیر رحمۃ اللہ علیہ نے عرش معلی پر اپنے اوپر سوار کر کے پہنچایا یا کاندھا دے کر اوپر جانے کی معاونت کی یعنی یہ کام اوپر جانے کا براق اور جبرائیل علیہ السلام اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے انجام کو نہ پہنچا۔ حضرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ وسلم نے یہ مہم انجام کو پہنچائی؟

دوسری: یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر میرے بعد نبی ہوتا تو پیران پیر ہوتے؟

تیسری: یہ کہ زنبیل ارواح کی حضرت عزرائیل علیہ السلام سے حضرت پیران پیر نے چھین لی تھی۔

چوتھی: یہ کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضرت غوث الاعظم کی روح کو دودھ پلایا ہے؟

پانچویں: اکثر عوام کے عقیدہ میں یہ بات جمی ہوئی ہے کہ حضرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی زیادہ مرتبہ رکھتے ہیں۔ ان اقوال کا کیا حال ہے۔ مفصل بیان فرما کر اجر عظیم اور ثواب کریم پائے اور رفع نزاع بین الفریقین فرمائیں؟

الجواب: اللھم لک الحمد فقیر غفر اللہ تعالیٰ لہ کلمات چند مجمل وسود مند گزارش کرے کہ اگرچہ فریقین میں کسی کو پسند نہ آئیں مگر بعونہ تعالیٰ حق وانصاف ان سے متجاوز نہیں۔

والحق ان یتبع واللہ الھادی الی صراط مستقیم یہ قول کہ اگر نبوت ختم نہ ہوتی تو حضور غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی ہوتے اگرچہ اپنے مفہوم شرطی پر صحیح وجائز اطلاق ہے کہ بے شک مرتبہ علیہ رفیعہ حضور پرنور رضی اللہ تعالیٰ عنہ ظل مرتبہ نبوت ہے۔ خود حضور مقبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ جو قدم میرے جد اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اٹھایا میں نے وہی قدم رکھا سوا اقدام نبوت کے کہ ان میں غیر نبی کا حصہ نہیں

از نبی برداشتن گام از تو نہادن قدم   غیر اقدام النبوۃ سدھا بالختم

اور جواز اطلاق یوں کہ خود حدیث میں امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے وارد لو کان بعدی نبی فکان عمر بن الخطاب میرے بعد نبی ہوتا تو عمر

و عالم آشکار ہوا۔ شمس و قمر کا چلنا اور زمین کا سکون روشن طور پر لایا آج جس کا خلاف سکھایا جاتا ہے اور مسلمان ناواقف نادان لڑکوں کے ذہن میں جگہ پاتا اور اُن کے ایمان و اسلام پر حرف لاتا ہے والعیاذ باللہ تعالیٰ۔
فلسفۂ قدیمہ بھی اس کا قائل نہ تھا اس نے اجمالاً اس پر نا کافی بحث کی جو اس کے اپنے اصول پر مبنی اور اصول مخالفین سے اجنبی تھی۔ فقیر بارگاہِ عالم پناہ مصطفوی عبدالمصطفیٰ احمد رضا محمدی سُنّی حنفی قادری برکاتی بریلوی غَفَرَ اللّٰہُ لَہٗ وَحَقَّقَ اَمَلَہٗ کے دل میں ملک الہام نے ڈالا کہ اس بارے میں باذنہٖ تعالیٰ ایک شافی و کافی رسالہ لکھے اور اس میں ہیأتِ جدیدہ ہی کے اصول پر بنائے کار رکھے کہ اُسی کے اقراروں سے اس کا زعم زائل اور حرکتِ زمین و سکونِ شمس بداہۃً باطل ہو۔ و باللہ التوفیق (اور توفیق اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے ہے۔ت)

یہ رسالہ مسمّی بنام تاریخی "فوزِ مبین در ردِّ حرکتِ زمین" (۱۳۳۸ھ) ایک مقدمہ اور چار فصل اور ایک خاتمہ پر مشتمل۔ **مقدمہ** میں مقرراتِ ہیأتِ جدیدہ کا بیان جن سے اس رسالہ میں کام لیا جائیگا۔ **فصل اول** میں نافریت پر بحث اور اُس سے ابطالِ حرکتِ زمین پر بارہ[۱۲] دلیلیں۔ **فصل دوم** میں جاذبیت پر کلام اور اس سے بُطلانِ حرکتِ زمین پر پچاس دلیلیں۔ **فصل سوم** میں خود حرکتِ زمین کے ابطال پر اور تینتالیس[۴۳] دلیلیں۔ یہ بحمدہٖ تعالیٰ بطلانِ حرکتِ زمین پر ایک سَو پانچ[۱۰۵] دلیلیں ہوئیں جن میں پندرہ اگلی کتابوں کی ہیں جن کی ہم نے اصلاح و تصحیح کی، اور پُورے نوّے[۹۰] دلائل نہایت روشن و کامل بفضلہٖ تعالیٰ خاص ہمارے ایجاد ہیں۔ **فصل چہارم** میں ان شبہات کا رَد جو ہیأتِ جدیدہ اثباتِ حرکتِ زمین میں پیش کرتی ہے۔ **خاتمہ** میں کتبِ الٰہیہ سے گردشِ آفتاب و سکونِ زمین کا ثبوت۔ والحمد للہ مالکِ الملکِ والملکوت۔

مقدمہ ـــــ امورِ مسلّمہ ہیأتِ جدیدہ میں

ہم یہاں وہ امور بیان کریں گے جو ہیأتِ جدیدہ میں قرار یافتہ و تسلیم شدہ ہیں واقع میں صحیح ہوں یا غلط جذب و نفرت و حرکتِ زمین کے رُد میں تو یہ رسالہ ہی ہے اور اغلاط پر تنبیہ بھی کر دینگے و باللہ التوفیق۔

(۱) ہر جسم میں دوسرے کو اپنی طرف کھینچنے کی ایک قوت طبعی ہے جسے جاذبہ یا جاذبیت کہتے ہیں۔ اس کا پتہ نیوٹن کو ۱۶۶۵ء میں اُس وقت چلا جب وہ وبا سے بھاگ کر کسی گاؤں گیا، باغ میں تھا کہ درخت سے سیب ٹوٹا اُسے دیکھ کر اسے سلسلۂ خیالات چھوٹا جس سے قواعد کشش کا بھبوکا پُھوٹا۔[۱]

اقول[۱] سیب گرنے اور جاذبیت کا آسیب جاگنے میں علاقہ بھی ایسا لزوم کا تھا کہ وہ گرا اور یہ

---

[۱] یعنی اصول علم طبعی ص ۵، ۱۲

ALAHAZRAT NETWORK
اعلحضرت نیٹ ورک
www.alahazratnetwork.org
فوزِ مبین در ردِّ حرکتِ زمین
تصنیف لطیف:۔
اعلیٰ حضرت، مجدد امام احمد رضا
ALAHAZRAT NETWORK
اعلحضرت نیٹ ورک
www.alahazratnetwork.org

عاجز کو رسول کرکے پکارا گیا ہے۔ پھر اسکے بعد اسی کتاب میں میری نسبت یہ وحی اللہ ہے۔ جری اللہ فی حلل الانبیاء یعنی خدا کا رسول نبیوں کے حلّوں میں (دیکھو براہین احمدیہ ص۵۰۴) پھر اسی کتاب میں اس مکالمہ کے قریب ہی یہ وحی اللہ ہے محمد رسول اللہ والذین معہ اشدآء علی الکفار رحماء بینھم اس وحی الٰہی میں میرا نام محمد رکھا گیا اور رسول بھی۔ پھر یہ وحی اللہ ہے جو ص۵۵۷ براہین میں درج ہے" دنیا میں ایک نذیر آیا" اس کی دوسری قرأت یہ ہے کہ دنیا میں ایک نبی آیا۔ اسی طرح براہین احمدیہ میں اور کئی جگہ رسول کے لفظ سے اس عاجز کو یاد کیا گیا۔ سو اگر یہ کہا جائے کہ آنحضرت تو خاتم النبیین ہیں۔ پھر آپ کے بعد اور نبی کس طرح آسکتا ہے۔ اس کا جواب یہی ہے کہ بیشک اس طرح سے تو کوئی نبی نیا ہو یا پُرانا نہیں آسکتا۔ جس طرح سے آپ لوگ حضرت عیسٰی علیہ السلام کو آخری زمانہ میں اُتارتے ہیں اور پھر اس حالت میں انکو نبی بھی مانتے ہیں۔ بلکہ چالیس برس تک سلسلۂ وحی نبوت کا جاری رہنا اور زمانہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی بڑھ جانا آپ لوگوں کا عقیدہ ہے۔ بیشک ایسا عقیدہ تو معصیت ہے اور آیت ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین[1] اور حدیث لا نبی بعدی اس عقیدہ کے کذب صریح ہونے پر کامل شہادت ہے۔ لیکن ہم اس قسم کے عقاید کے سخت مخالف ہیں۔ اور ہم اس آیت پر سچا اور کامل ایمان رکھتے ہیں جو فرمایا کہ ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین اور اس آیت میں ایک پیشگوئی ہے جس کی ہمارے مخالفوں کو خبر نہیں اور وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس آیت میں فرماتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد پیشگوئیوں کے دروازے قیامت تک بند کر دیئے گئے۔ اور ممکن نہیں کہ اب کوئی ہندو یا یہودی یا عیسائی یا کوئی رسمی مسلمان نبی کے لفظ کو اپنی نسبت ثابت کر سکے۔ نبوت کی تمام کھڑکیاں بند کی گئیں مگر ایک کھڑکی سیرۃ صدیقی کی کھلی ہے یعنی فنا فی الرسول کی۔ پس جو شخص اس کھڑکی کی راہ سے خدا کے پاس آتا ہے

[1] الاحزاب : ۴۱

بقائه، امین امین، الله الحق امین یا راحم العبد وسامع دعائه، قال العبد الذلیل، للمولی الجلیل، ابومحمد عبد المصطفی احمد رضا المحمدی السنی الحنفی القادری البرکاتی البریلوی، لطف به الله فی شدته و رخائه، مستعینا بالله فی دفع الارتیاب، ورفع الحجاب، عن وجه الصواب، مسمیا للجواب، بعلم یُعلم عام املائه، انهار الانوار من یم صلٰوۃ الاسرار، جعلها الله ذخیرۃ لدیه، و ذریعۃ الیه، یوم تشرق الارض بنور ربها وجمیل ضیائه، امین، والحمد لله رب العلمین اللھم ھدایۃ الحق والصواب.

دوام تک دائم ہو، آمین آمین اے الٰہ برحق آمین بندے پر رحم کرنے اور اس کی دعا کو سننے والے، اپنے جلیل القدر آقا کے سامنے حقیر اور ناتواں بندہ ابومحمد عبدالمصطفیٰ احمد رضا محمدی سُنّی حنفی قادری برکاتی بریلوی (اللہ تعالیٰ اس کی شدت وسہولت میں لطف و مہربانی فرمائے) نے اللہ تعالیٰ سے امداد چاہتے ہوئے اور حق وصواب کے چہرے سے پردہ اٹھاتے اور شک کو دُور کرتے ہوئے جواب کا ایسا نام جو اس کی تحریر کے سال کو ظاہر کرے "انہار الانوار من یم صلوٰۃ الاسرار" رکھتے ہوئے کہا کہ اللہ تعالیٰ اس کو ذخیرہ اور ذریعہ اپنے دربار میں بنائے جس دن زمین اپنے رب کے نور سے چمک جائے ________ اور خوب روشن ہو جائے، آمین، الحمد للہ رب العالمین، اے اللہ حق وصواب کی رہنمائی فرما۔ (ت)

فی الواقع یہ مبارک نماز حضرات عالیہ مشائخ کرام قدست اسرارہم العزیزہ کی معمول اور قضائے حاجات وحصولِ مرادات کے لئے عمدہ طریق مرضی ومقبول اور حضور پُرنور غوث الکونین غیاث الثقلین صلوات اللہ وسلامہ علیٰ جدہ الکریم وعلیہ سے مروی ومنقول، اجلّۂ علما واکابر کملا اپنی تصانیف علیہ میں اسے روایت کرتے اور مقبول ومقرر ومسلم معتبر رکھتے آئے۔ امام اجل ہمام اکمل سیّدی ابوالحسن نور الدین علی بن جریر لخمی شطنوفی قدس اللہ سرہ العزیز بسند خود بہجۃ الاسرار شریف میں اور شیخ شیوخ علماء الہند شیخ محقق مولانا عبدالحق محدث دہلوی نور اللہ مرقدہ زبدۃ الآثار شریف میں اور دیگر علمائے کرام وکملائے عظام رحمہم اللہ تعالیٰ اپنے اپنے اسفار منیفہ میں اُس جناب ملائک رکاب علیہ رضوان العزیز الوہاب سے راوی وناقل کہ ارشاد فرمایا:

من صلی رکعتین (زید فی روایۃ) بعد المغرب (وزادا) یقرأ فی کل رکعۃ بعد الفاتحۃ سورۃ الاخلاص احدی عشرۃ مرۃ ثم اتفقوا فی المعنی واللفظ للامام ابی الحسن

جو بعد مغرب دو رکعت نماز پڑھے ہر رکعت میں بعد فاتحہ سورۃ اخلاص یازدہ بار پھر بعد سلام نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر صلوٰۃ وسلام عرض کرے پھر عراق شریف کی طرف گیارہ قدم چلے اور میرا نام یاد اور اپنی حاجت

قال ثم یصلی علی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بعد السلام ویسلم علیہ ویذکرنی ثم یخطوا الیٰ جہۃ العراق احدی عشرۃ خطوۃ ویذکر اسمی ویذکر حاجتہ فانہا تقضی (زاد الشیخ) بفضل اللہ وکرمہ (وقال اٰخر) قضی اللہ تعالیٰ حاجتہ[1]۔

ذکر کرے اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے اس کی مراد پوری ہو۔ اس عبارت میں "مغرب کے بعد" ایک روایت میں زائد ہے اور صاحب بہجۃ الاسرار اور صاحب زبدۃ الآثار نے "ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد سورہ اخلاص گیارہ مرتبہ" زائد ذکر کیا، پھر شیخ عبد الحق نے "بفضل اللہ وکرمہ" کو بھی اور دوسرے نے صرف "قضی اللہ تعالیٰ حاجتہ" ذکر کیا۔ (ت)

اسی طرح امام جلیل علامہ نبیل امام عبد اللہ یافعی مکی طیب اللہ ثراہ صاحب خلاصۃ المفاخر فی اختصار مناقب الشیخ عبد القادر نے روایت کی، یونہی فاضل کامل مولانا علی قاری ہروی نزیل مکۂ معظمہ صاحب شروح فقہ اکبر ومشکوٰۃ اکرم اللہ نزلہ نے نزہۃ الخاطر میں ذکر فرمایا زبدۂ مبارکہ میں اپنے شیخ واستاذ احسن اللہ مثواہ کا اس نماز کی اجازت دینا اور اپنا اجازت لینا بیان کیا اور حضرت شیخ محقق تغمدہ اللہ برحمتہ سے اس نماز مبارک میں خاص ایک رسالہ[1] نفیس شیخ عجالہ ہے اُس سے ثابت کہ حضرت وَرِع سراپا سعادت حامل شریعت کامل طریقت سیدی عبد الوہاب متقی مکی برد اللہ مضجعہ نے کتاب مستطاب بہجۃ الاسرار کو معتمد ومعتبر اور اس مبارک روایت کو مسلم ومقرر فرمایا اور مولانا شیخ وجیہ الدین علوی احمد آبادی علیہ رحمۃ الرؤف الہادی کہ سال[2] وفات امام اجل علامہ سیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ میں متولد ہوئے، حضرت شیخ غوث گوالیاری علیہ رحمۃ الملک الباری کے مرید سعید اور حضرت شیخ محقق کے استاذ مجید اور شاہ ولی اللہ دہلوی کے شیخ سلسلہ اور صاحب مقاماتِ رفیعہ وتصانیف کثیرہ بدیعہ ہیں، بیضاوی وہدایہ وتلویح وشرح وقایہ ومطول ومختصر و

---

[1] نقلہا برمتہا مولٰنا سراج الحق محمد عمر القادری حفظہ اللہ تعالیٰ ابن الفاضل الجلیل مولانا فرید الدین الدہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ فی کتابہ ریاض الانوار من شاء فلیرجع الیہا ۱۲ منہ

[2] یعنی سنۃ ۹۱۱ھ ووفاتہ لسلخ صفر سنۃ ۹۹۸ھ ۱۲ منہ

یہ تمام مولانا سراج الحق محمد عمر قادری ابن فاضل جلیل مولانا فرید الدین دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب "ریاض الانوار" میں نقل کیا ہے جو چاہے اسے دیکھے ۱۲ (ت)

یعنی ۹۱۱ھ اور ان کی وفات ماہِ صفر کے آخر ۹۹۸ھ۔ (ت)

---

[1] بہجۃ الاسرار فضل اصحابہ وبشراہم مطبوعہ مصطفی البابی مصر ص ۱۰۲

شَیْءٍ قَدِیْرٌ اور یَخْلُقُ اللّٰهُ مَا یَشَآءُ کے ارشاد الٰہی کے رُو سے حق پر سمجھنا پڑے گا۔ اور اس پر بھی ایمان لانا مومن کے ایمان کا جزو ہے۔ جو اس قانونِ الٰہی پر ایمان نہ لائے اور صرف اِنَّا خَلَقْنَاکُمْ مِنْ ذَکَرٍ وَّ اُنْثٰی کی ہی رٹ لگاتا رہے۔ تو اس کو منکرِ قرآن کریم و منکرِ قدرت الٰہیہ کہا جاوے گا۔ ایسے ہی قدرت الٰہیہ نے اپنے کمال سے باوجود مذکر و مونث کی وساطت کے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو جو حقیقتہً نور تھے۔ جسمیت انسانی نوری عطا کر کے ظاہر فرمایا۔ تمہارا اپنے جیسا بشر ہونے کا عقیدہ رکھنا یہ غلط ہے۔

سوال :- یہ بات تو سمجھ میں آگئی کہ واقعی وہ خداوند کریم بشر سے نور پیدا کر سکتا ہے۔ اسے قدرت ہے لیکن مِنْ اَنْفُسِکُمْ کا کیا ترجمہ کرو گے۔

مِنْ اَنْفُسِکُمْ کی تحقیق

محمد عمر :- جناب ہمیں مِنْ اَنْفُسِکُمْ کلام خداوندی سے کب انکار ہے فقیر اس امر کو ابھی ثابت کر چکا ہے کہ ہم تو یہ کہتے ہیں کہ آپ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم حقیقتہً نور ہیں۔ اور قدرتِ خداوندی نے آپ کے ماں باپ کی وساطت سے دنیا میں نور کو جسمیت انسانی نوری عطا کر کے مبعوث فرمایا ہے۔ اور آپ کے جسم مبارک پر آپ کی حقیقت محمدیہ نور غالب ہے۔ مثلاً مخلوقات میں نوری پیدائش سے ملائکہ بھی نوری خلقت ہیں لیکن جب حضرت جبرئیل امین علیہ السلام جسم انسانی میں ملبوس ہو کر تشریف لاتے ہیں تو ان کی نورانیت پر جسمانی بشریت اتنی غالب ہو جاتی ہے کہ وہ اس جسمانی ہیئت کذائیہ میں سدرۃ المنتہےٰ کی طرف پرواز نہیں کر سکتے بلکہ آسمانِ اول کی طرف بھی نہیں بڑھ سکتے۔ لیکن مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا حقیقی نور آپ کے جسم انسانی پر غالب ہے۔ جو مع جسمیت نوری تمام آسمانوں کو

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یا ایھا الذین امنوا ان جاءکم فاسق بنبا فتبینوا ان تصیبوا قوما بجھالۃ فتصبحوا علیٰ ما فعلتم نادمین

فتوحاتِ احناف

مقیاسِ نور

اہل سنت جماعت احناف کے غیر مقلدین وہابیوں سے چند مناظروں کی روداد

مناظرِ اسلام مولانا محمد عمر صاحب اچھروی

الناشر

مکتبہ سلطانیہ مدینہ منزل

۸۰ اے جناح کالونی بسطامی روڈ سمن آباد لاہور

فون ۷۵۶۴۲۵۷

ملنے کا پتہ

صاحبزادہ حافظ سلطان باھو صدیقی بن مولانا محمد عمر صاحب

من خواهند رفت بعده استادان دیگر امیرالمومنین علی رضی الله تعالی عنه و یاران دیگر
برخاستند برای شکران نعمت تا برمزید شود و بر همه تکبیر بگفتند آنگاه شیخ شهاب الدین قدس الله
سره العزیز فرمود آنکه درویشان گویند چهار تکبیر یکی بمعنی همین است پس تکبیر بهر محلی خاص است
که بگویند آنگاه سخن دران افتاده که اگر مرید در نماز نفل بود و پیر او را آواز دهد اگر مرید ترک
نفل گیرد برای واسطهٔ جواب پیر چگونه باشد خواجه قطب الاسلام دام الله تقواه بر لفظ مبارک
راند که فاضلتر آن باشد که ترک نماز نفل گیرد و بجواب دادن مشغول گردد که دران ثواب بسیار
است و فاضلتر از نماز نفل است آنگاه هم درین محل فرمود که وقتی من در نماز نفل بودم
شیخ معین الدین دام الله برکاته آواز داد بر فور من ترک نماز کردم و لبیک گفتم فرمودند
بیا چون بخدمت شیخ معین الدین رفتم پرسیدند که چه میکردی گفتم در نماز نفل مشغول بودم
آواز شما شنیدم ترک کردم و شما را جواب دادم فرمود که از حد نیکو کردی که این فاضلتر از
نماز نفل است مستعد بودن در کار پیر خود کار دین است آنگاه هم درین محل فرمود که من وقتی
بخدمت شیخ معین الدین حاضر بودم و اهل صفه نیز حاضر بودند حکایت اولیا می رفت در میان مردی
از بیرون بیامد و به نیت بیعت سر در قدم نهاد خواجه فرمود بنشین بنشست گفت که من
بخدمت شیخ بجهت آن آمده ام تا مرید شوم و خدمت شیخ در وقت خود بود فرمود هرچه
من ترا بگویم بکنی و بجا آری پس بدین شرط ترا مرید بگیریم گفت بدانچه فرمان شود گفت
چنانکه تو کلمه میگوئی که لا اله الا الله محمد رسول الله اگر یکبار بدین طریق بگو لا اله الا الله چشتی رسول
الله چونکه راسخ بود بر فور بگفت خواجه او را بیعت کرد و خلعت و نعمت داد و بشرف
بیعت مشرف گردانید آنگاه آن مرد را گفت بشنو من که ترا گفتم که کلمه برین نوع بگو از برای
امتحان عقیدت ترا فرموده ام والا نه من کیستم و کدامم یکی از کمترین بندگان محمد رسول الله ام

فوائد السالکین

ملفوظات

حضرت امام المتقین رئیس الکاملین قطب الاقطاب خواجہ قطب الدین

بختیار کاکی اوشی رحمۃ اللہ علیہ

مرتبہ

حضرت سلطان الاولیا بابا فرید الدین گنجشکر رحمۃ اللہ علیہ

بتصحیح مولوی اعجاز احمد صاحب سلمہ اللہ الصمد

و

باہتمام اقل انام - محمد عبد الاحد عفا اللہ الصمد بماہ صفر سنہ ۱۳۱۱ ہجری نبوی

صلے اللہ علیہ وسلم

در مطبع مجتبائی واقع دہلی مطبوع گردید

۲/۰

میں بہت بڑا ثواب ہے۔

اسی موقعہ کے مناسب آپ نے فرمایا کہ ایک مرتبہ میں نفل کی نماز میں مشغول تھا۔ شیخ معین الدین ادام اللہ برکاتہ نے مجھے آواز دی۔ میں نے فوراً نماز ترک کی اور لبیک کہا۔ آپ نے فرمایا ادھر آؤ! جب میں حاضر ہوا تو آپ نے پوچھا کہ تو کیا کر رہا ہے؟ میں نے عرض کیا کہ میں نفل ادا کر رہا تھا۔ آپ کی آواز سن کر نماز ترک کر دی اور آپ کو جواب دیا۔ آپ نے فرمایا بہت اچھا کام کیا ہے کیونکہ یہ نفلوں کی نماز سے افضل ہے۔ اپنے پیر کے دینی کام میں معتقد ہونا بہت اچھا کام ہے۔

حسن عقیدہ

اسی موقعہ کے مناسب آپ نے فرمایا کہ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ میں اور بہت سے اہل صفا شیخ معین الدین رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر تھے اور اولیاء اللہ کے بارے میں ذکر ہو رہا تھا۔ اسی اثنا میں ایک شخص باہر سے آیا اور بیعت ہونے کی نیت سے خواجہ صاحب کے قدموں میں سر رکھ دیا۔ آپ نے فرمایا بیٹھ جا۔ وہ بیٹھ گیا اور اس نے عرض کی کہ میں آپ کی خدمت میں مرید ہونے کے واسطے آیا ہوں! شیخ صاحب اس وقت اپنی خاص حالت میں تھے۔ آپ نے فرمایا کہ جو کچھ میں تجھے کہتا ہوں وہ کہو اور بجالا تب مرید کروں گا۔ اس نے عرض کی کہ جو آپ فرمائیں میں بجالانے کو تیار ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ تو کلمہ کس طرح پڑھتا ہے؟ اس نے کہا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔ آپ نے فرمایا یوں کہو! لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ چشتیؒ رَسُوْلُ اللّٰهِ۔ اس نے اسی طرح کہا۔ خواجہ صاحب نے اسے بیعت کر لیا اور خلعت و نعمت دی اور بیعت کے شرف سے مشرف کیا پھر اس شخص کو فرمایا کہ سن! میں نے تجھے جو کہا تھا کہ کلمہ اس طرح پڑھو! یہ صرف تیرا عقیدہ آزمانے کی خاطر کہا تھا ورنہ میں کون ہوں؟ میں تو ایک ادنیٰ سا غلام محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہوں۔ کلمہ اصل میں وہی ہے لیکن میں نے صرف حال کی کمالیت کی وجہ سے یہ کلمہ تیری زبان سے کہلوایا تھا چونکہ تو مرید ہونے کیلئے آیا ہے اور تجھے مجھ پر یقین کامل تھا۔ اس لئے فوراً تو نے ایسا کہہ دیا اس لئے سچا مرید ہو گیا۔ اور درحقیقت مرید کا صدق بھی ایسا ہی ہونا چاہئے کہ اپنے پیر کی خدمت میں صادق اور راسخ رہے۔

توبہ کے تقاضے

پھر اس بارے میں گفتگو شروع ہوئی کہ جب انسان توبہ کرے تو پھر اسے گناہوں سے میل جول نہیں رکھنا چاہئے جن سے وہ پہلے رکھتا تھا کہ کہیں پھر اسی گناہ میں مشغول نہ ہو جائے کیونکہ انسان کیلئے بری صحبت سے بڑھ کر اور کوئی بری چیز نہیں۔ اس واسطے کہ صحبت کی تاثیر ضرور ہو جایا کرتی ہے اور اسے چاہئے کہ خود بھی جس کام سے توبہ کی ہے اس سے کنارہ کشی کرتا رہے اور اسے اپنا دشمن خیال کرتا رہے۔

اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ خواجہ حمید الدین بہلوانی ایک مرد بزرگ جو حضرت خواجہ معین الدین کے مریدوں میں سے تھے اور اس دعا گو کے ہم خرقہ تھے جب انہوں نے توبہ کی تو یار اور ہم نشین پھر آئے اور آپ سے کہا کہ آؤ! پھر وہی عیش لوٹیں۔ خواجہ حمید الدین بہلوانی نے وہاں جانے سے انکار کیا اور کہا کہ جاؤ! گوشہ میں بیٹھو اور اس مسکین کو چھوڑ دو کہ میں نے اپنا ازار بند

(اُردو ترجمہ)

فوائد السالکین

یعنی

ملفوظات

حضرت قطب الاقطاب، خواجہ قطب الدین بختیار کاکی اوشی رحمۃ اللہ علیہ

زُہد الانبیاء، امام الاتقیاء، خواجہ فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ

شبیر برادرز
زبیدہ سنٹر نزد مسلم ماڈل ہائی سکول، ۴۰۔ اردو بازار لاہور
فون: 042-7246006

کیا تم کو اس بڑھاپے میں دوسرے خاوند کی ہوس ہے یہ بات سنتے ہی اس نیک بخت بی بی نے چوڑیاں توڑ دیں، کپڑے پھاڑ ڈالے اور رو رو کے اپنا بُرا حال کیا کہ اس بڈھے نے مجھ سے تو کیا کہا اور بھائی سے کیا کہہ دیا اسی رونے پیٹنے اور غم و غصّہ کی حالت میں آنکھ لگ گئی اور آنحضرت کی زیارت سے مشرف ہوئیں اٹھیں تو نہایت بشاش و بشاش سید صاحب سے پوچھا کہ یہ کیا بھید تھا آپ نے فرمایا کہ تیرے دل میں غرور تھا تو مجھ کو حقیر جانتی تھی جب وہ جاتا رہا اور سوز و گداز تیرے دل میں پیدا ہوا تو زیارت ہو گئی۔ غرض یہ ہے کہ طالب جب تک انانیت سے نہیں گزرتا در اصل مطلوب نہیں ہوتا ؎

نیست از خود شو کہ تا یابی نجات　　　　چون تو بر خیزی نشیند حق بجات

ایک روز ارشاد ہوا کہ حضرت ابوبکر شبلیؒ کی خدمت میں دو شخص بارادہ بیعت حاضر ہوئے ان میں سے ایک کو فرمایا کہ کہو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ شِبْلِی رَسُوْلُ اللّٰہِ۔ اس نے کہا اجی لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ۔ آپ نے بھی یہ ہی کلمہ پڑھا، اس نے پوچھا کہ آپ نے لاحول کیوں پڑھی آپ نے استفسار کیا کہ تم نے کیوں پڑھی بولا کہ میں نے تو اس واسطے پڑھی ایسے بے شرع کے پاس مرید ہونے آیا آپ نے فرمایا کہ ہم نے اس لیے پڑھی کہ ایسے جاہل کے سامنے راز کی بات کہہ دی اسکے بعد دوسرے شخص کو بلایا اور فرمایا کہ کہو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ شِبْلِی رَسُوْلُ اللّٰہِ۔ اس نے جواب دیا کہ حضرت میں تو آپ کو کچھ اور ہی سمجھ کے آیا تھا آپ تو درے ہی گر پڑے رسالت ہی پر قناعت کی آپ نے ہنس کر فرمایا کہ اچھا تم کو تعلیم کریں گے۔ پس ہر شخص کا فہم و حوصلہ جدا ہوتا ہے ورنہ بات ایک ہی تھی جو ایک کے دل میں نہ سمائی اور انکار پیدا کیا دوسرے کا حوصلہ اس بات سے بھی اعلیٰ تھا حضرت شبلیؒ کا یہ مطلب نہ تھا جو شخص ظاہر میں سمجھا۔ بات یہ تھی کہ جو شخص تعلیم و تلقین اور ہدایت و ارشاد کرتا ہے طالب کے لیے وہی رسول ہے اور رسالت الٰہی کا کام انجام دیتا ہے۔

تذکرۂ غوثیہ
مرتبہ
مولانا شاہ گل حسن رحمۃ اللہ علیہ
UrduPhoto.com
© OneUrdu.com

سکر کو ترجیح دیتے ہیں۔ ان کے خیال میں صحو کی بنیاد آدمیت کی صفت کے استحکام و استقامت پر ہوتی ہے اور آدمیت کی صفت حجاب اعظم ہے۔ اس کے برعکس سکر صفات بشریت کے زوال اور نقصان پر مبنی ہوتا ہے۔ انسانی تدبر، اختیار، تصرف اور خودی کی فنا ہو تو سکر ظہور پذیر ہوتا ہے اور صرف وہ قوتیں روبہ کار رہ جاتی ہیں جو بشریت سے بالاتر ہوں۔ یہی قوتیں کامل و بالغ ترین ہوتی ہیں۔ چنانچہ حضرت داؤد علیہ السلام حالت صحو میں تھے جو فعل ان سے ظہور پذیر ہوا باری تعالیٰ نے اسے ان کی ذات سے منسوب کر دیا اور فرمایا: قَتَلَ دَاوٗدُ جَالُوْتَ (البقرہ: 251) ''داؤد علیہ السلام نے جالوت کو قتل کیا۔'' ہمارے پیغمبر ﷺ عالم سکر میں تھے جو چیز ان سے ظہور پذیر ہوئی، باری تعالیٰ نے اسے اپنی طرف منسوب کیا اور فرمایا: وَ مَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى (الانفال: 17) ''(کنکریاں) جب پھینکیں، تو نے نہیں پھینکیں بلکہ اللہ نے پھینکیں۔'' بندے، بندے میں کتنا فرق ہے جو اپنی ذات میں قائم اور اپنی صفات میں ثابت تھا بوجہ کرامت اس کا فعل اسی سے منسوب کیا جو ذات حق سے قائم اور اپنی صفات میں فانی تھا، اس کا فعل اپنا فعل گردانا۔ انسانی فعل کا ذات حق سے منسوب ہونا اس سے بہتر ہے کہ فعل حق تعالیٰ بندے سے منسوب ہو۔ جب فعل حق بندے سے منسوب ہو تو بندہ صفات بشریت میں قائم ہوتا ہے اور جب بندے کا فعل حق سے منسوب ہو تو بندہ ذات حق سے قائم ہوتا ہے۔ صفات بشریت میں قائم ہونے سے یہ ہوا کہ داؤد علیہ السلام کی نظر خلاف دستور اور کی عورت پر پڑی اور دیکھا جو دیکھا۔ پیغمبر ﷺ کی نظر بھی اسی طرح پڑی اور وہ عورت زید پر حرام ہو گئی کیونکہ آپ سکر کے عالم میں تھے۔ حضرت داؤد علیہ السلام حالت صحو میں تھے۔

صحو کو سکر پر فضیلت دینے والے جنید اور ان کے پیروکار ہیں۔ ان کے نزدیک سکر محل آفت ہے کیونکہ اس کا مطلب پریشان حالی، فنائے صحت اور از خود رفتگی ہے۔ طالب کی طلب از روئے فنا ہوتی ہے یا از روئے بقا، از روئے محویت ہوتی ہے یا از روئے ثبات، جب انسان صحیح الحال نہ ہو تو تحقیق و طلب بے کار ہے۔ اہل حق کا دل تمام موجودات سے

کشف المحجوب
از
حضرت داتا گنج بخش علی ہجویریؒ

کنز ہر بیکس و بے نوا پر درود حرز ہر رفتہ طاقت پہ لاکھوں سلام

پرتو اسم ذات احد پر درود مقطع ہر سیادت پہ لاکھوں سلام

خلق کے دادرس سب کے فریاد رس کہف روز مصیبت پہ لاکھوں سلام

مجھ سے بیکس کی دولت پہ لاکھوں درود مجھ سے بے بس کی قوت پہ لاکھوں سلام

شمع بزم دنیٰ ہو میں گم کن انا شرح متن ہویت پہ لاکھوں سلام

انتہائے دوئی ابتدائے یکی جمع تفریق و کثرت پہ لاکھوں سلام

کثرت بعد قلت پہ اکثر درود عزت بعد ذلت پہ لاکھوں سلام

رب اعلیٰ کی نعمت پہ اعلیٰ درود حق تعالیٰ کی منت پہ لاکھوں سلام

ہم غریبوں کے آقا پہ بے حد درود ہم فقیروں کی ثروت پہ لاکھوں سلام

فرحت جان مومن پہ بے حد درود غیظ قلب ضلالت پہ لاکھوں سلام

سبب ہر سبب منتہائے طلب علت جملہ علت پہ لاکھوں سلام

مصدر مظہریت پہ اظہر درود مظہر مصدریت پہ لاکھوں سلام

جس کے جلوے سے مرجھائی کلیاں کھلیں اس گل پاک منبت پہ لاکھوں سلام

قد بے سایہ کے سایۂ مرحمت ظل ممدود رافت پہ لاکھوں سلام

طائران قدس جس کی ہیں قمریاں اس سہی سرو قامت پہ لاکھوں سلام

وصف جس کا ہے آئینۂ حق نما اس خدا ساز طلعت پہ لاکھوں سلام

جس کے آگے سر سروراں خم رہیں اس سر تاج رفعت پہ لاکھوں سلام

اعلیٰ حضرت
فاضل بریلوی کا نعتیہ دیوان
حدائق
بخشش کامل
مدینہ پبلشنگ کمپنی
مشہور محل۔ کراچی

اُرْضًا يَّخْلُ لَكُمْ وَجْهُ اَبِيْكُمْ وَتَكُوْنُوْا مِنْۢ بَعْدِهٖ

بھینک آؤ کہ تمہارے باپ کا منہ صرف تمہاری ہی طرف رہے اور اسکے بعد

قَوْمًا صٰلِحِيْنَ ۝۹ قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ لَا تَقْتُلُوْا يُوْسُفَ

پھر نیک ہو جانا ۵ ان میں ایک کہنے والا بولا یوسف کو مارو نہیں ۵

وَاَلْقُوْهُ فِيْ غَيٰبَتِ الْجُبِّ يَلْتَقِطْهُ بَعْضُ السَّيَّارَةِ

اور اسے اندھے کنوئیں میں ڈال دو کہ کوئی چلتا اسے آکر لے جائے

اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ ۝۱۰ قَالُوْا يٰٓاَبَانَا مَا لَكَ لَا تَاْمَنَّا

اگر تمہیں کرنا ہے بولے اے ہمارے باپ آپ کو کیا ہوا کہ یوسف کے معاملہ میں

عَلٰى يُوْسُفَ وَاِنَّا لَهٗ لَنٰصِحُوْنَ ۝۱۱ اَرْسِلْهُ مَعَنَا

ہمارا اعتبار نہیں کرتے اور ہم تو اسکے خیرخواہ ہیں ۵ کل اسے ہمارے ساتھ

غَدًا يَّرْتَعْ وَيَلْعَبْ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ۝۱۲ قَالَ اِنِّيْ

بھیج دیجئے کہ میوے کھائے اور کھیلے ۵ اور بیشک ہم اس کے نگہبان ہیں بولا بیشک

لَيَحْزُنُنِيْٓ اَنْ تَذْهَبُوْا بِهٖ وَاَخَافُ اَنْ يَّاْكُلَهُ الذِّئْبُ

مجھے رنج دے گا کہ اسے لے جاؤ اور ڈرتا ہوں کہ اسے بھیڑیا کھا لے ۵

وَاَنْتُمْ عَنْهُ غٰفِلُوْنَ ۝۱۳ قَالُوْا لَئِنْ اَكَلَهُ الذِّئْبُ

اور تم اس سے بے خبر رہو بولے اگر اسے بھیڑیا کھا جائے

وَنَحْنُ عُصْبَةٌ اِنَّآ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ ۝۱۴ فَلَمَّا ذَهَبُوْا بِهٖ

اور ہم ایک جماعت ہیں جب تو ہم کسی مصرف کے نہیں ۵ پھر جب اسے لے گئے ۵

وَاَجْمَعُوْٓا اَنْ يَّجْعَلُوْهُ فِيْ غَيٰبَتِ الْجُبِّ وَاَوْحَيْنَآ

اور سب کی رائے یہی ٹھہری کہ اسے اندھے کنوئیں میں ڈال دیں ۵ اور ہم نے اسے وحی

اِلَيْهِ لَتُنَبِّئَنَّهُمْ بِاَمْرِهِمْ هٰذَا وَهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝۱۵

بھیجی ۵ کہ ضرور تو انہیں ان کا کام جتا دے گا ایسے وقت کہ وہ نہ جانتے ہوں گے ۵

(بقیہ صفحہ ۳۷۵) ہیں اور جوان و تندرست ہیں' وہ یہ نہ سمجھے کہ یوسف علیہ السلام کی والدہ بچپن میں فوت ہو چکی ہیں والد کو ان پر زیادہ مہربان ہونا چاہیے کیونکہ وہ بے ماں کے بچے ہیں' اس سے معلوم ہوا کہ اپنی بعض اولاد سے زیادہ محبت ہونا برا نہیں' کمزور اور چھوٹا بچہ عموماً" زیادہ پیارا ہوتا ہے' ہاں اولاد میں انصاف نہ کرنا منع ہے ۱۱۔ اس سے معلوم ہوا کہ نبی کی رائے کی مخالفت کفر نہیں۔ کیونکہ برادران یوسف علیہ السلام نے یعقوب علیہ السلام کو جو کہ نبی تھے ایذا دی اور ان کی رائے کو غلط قرار دیا۔ لیکن قرآن کریم نے اسے کفر قرار نہ دیا نہ بعد ملاقات یوسف علیہ السلام نے ان سے توبہ کرا کر انہیں دوبارہ مسلمان کیا۔ لہٰذا امیر معاویہ کو محض علی مرتضٰی کی مخالفت کی وجہ سے فاسق وغیرہ نہیں کہا جا سکتا۔ یہاں ضلال سے مراد گمراہی نہیں کیونکہ نبی کو گمراہ جاننا کفر ہے بلکہ یوسف علیہ السلام سے زیادہ محبت کرنا مراد ہے۔ ۱۔ تا کہ انہیں بھیڑیا کھا جائے یا کوئی آدمی اٹھا کر لے جاوے۔ جن علماء نے ان تمام بھائیوں کو نبی مانا ہے وہ کہتے ہیں کہ پیغمبر کفر و شرک سے تو ہمیشہ معصوم ہوتے ہیں' لیکن گناہ سے نبوت کے بعد معصوم ہوتے ہیں نہ کہ پہلے اور یہ حضرات اس وقت نبی نہ تھے بعد میں بنے کیونکہ یہ ارادہ سخت گناہ ہے۔ ۲۔ اس سے معلوم ہوا کہ ان لوگوں کی یہ ساری حرکات صرف یعقوب علیہ السلام کو اپنی طرف مائل کرنے کے لئے تھیں' نفس کی خاطر نہ تھیں' اسی لئے ان کو بھی توبہ نصیب ہو گئی' اور قابیل کی حرکات نفس امارہ کے لئے تھیں' اسے توبہ نصیب نہ ہوئی' پتہ لگا کہ پیغمبر کی محبت میں گناہ کر لینے کا بھی انجام اچھا ہوتا ہے اور توبہ نصیب ہو جاتی ہے' یہاں نیک بن جانے سے مراد ہے باپ کی خدمت کر کے انہیں راضی کر لینا ورنہ توبہ کے ارادے سے گناہ کرنا کفر ہے کہ یہ اللہ پر امن ہے نیز کسی کو ستا کر کسی کا حق مار کر توبہ کرنے سے انسان صالح نہیں بن سکتا' حق العبد توبہ سے معاف نہیں ہوتے ۳۔ کیونکہ بے گناہ کو مارنا سخت گناہ ہے۔ یہ یہودا نے کہا تھا جو ان سب میں رقیق القلب تھے ۴۔ یعنی آج تک آپ نے کبھی یوسف علیہ السلام کو ہمارے ساتھ سیرو تفریح کرنے جنگل نہ بھیجا' حالانکہ بھائی' بھائی کا قوت بازو ہوتا ہے اگرچہ سوتیلا ہو ۵۔ اس سے معلوم ہوا کہ بچوں کو جائز کھیل کھیلنا جائز ہے ایسے ہی جنگلی میوے جن کا کوئی مالک نہ ہو کھانا جائز ہیں کیونکہ یعقوب علیہ السلام کسی باغ کے مالک نہ تھے ۶۔ شاید بھیڑیئے سے مراد خود بھائی ہی ہوں۔ کیونکہ یعقوب علیہ السلام کو معلوم تھا کہ یوسف علیہ السلام نبی ہیں اور نبی کا گوشت کوئی جانور تو کیا قبر کی مٹی بھی نہیں کھا سکتی' لہٰذا بھیڑیئے کے کھانے سے مراد خود بھائیوں کا انہیں ہلاک کر دینا ہے اور اَنْتُمْ عَنْهُ غٰفِلُوْنَ سے یہ مراد ہو کہ تم ان کے رتبہ سے غافل ہو' ۷۔ چنانچہ آپ نے یوسف علیہ السلام کو ان کے ساتھ جنگل کی طرف بھیج دیا اور چلتے وقت ابراہیم علیہ السلام کی وہ قمیص جو نمرود کی آگ میں جاتے وقت آپ کے گلے میں تھی تعویذ بنا کر یوسف علیہ السلام کے گلے میں ڈال دی' اس سے معلوم ہوا کہ بزرگوں کے تبرکات گلے میں ڈالنا حفاظت کے لئے جائز ہے ۸۔ آپ جب تک یعقوب علیہ السلام کی نظر میں رہے اس وقت تک تو بھائی بہت پیار و محبت سے اپنے کندھوں پر اٹھائے رہے اور جب ان کی نظر سے اوجھل ہوئے تو یوسف علیہ السلام کو زمین پر پٹک دیا' اور ہر ایک نے مارنا پیٹنا شروع کر دیا۔ یوسف علیہ السلام جس کے پاس جاتے وہی مارتا' جب بہت ظلم کر چکے تو یہودا نے کہا کہ تم بدعہدی کر رہے ہو تم سے قتل کرنے کی نہ ٹھہری تھی' تب وہ اس سے باز آئے' ۹۔ چنانچہ ان لوگوں نے کنعان سے تین کوس دور بیت المقدس کے علاقہ میں یوسف علیہ السلام کو ایک ایسے

تفسیر القرآن العظیم

نور العرفان

علیٰ

کنز الایمان

سُوْرَۃُ الْفَاتِحَۃِ تا سُوْرَۃُ الْاَنْبِیَآءِ

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

لاہور۔ کراچی ۔ پاکستان

twelve sons and few daughters. From Laya he had six sons and one daughter. The sons were Rubal, Shamoon, Yahood, As-Sheejar, Zamayoon and Ladi; and from Rachel he had two sons Hazrat Yusuf (on whom be peace) and Benyaamin; from the slave girl Zulfah he had tow sons Jaad and Ashar and from Balha he had two sons Daan and Niftaali. At first Rachel was barren. These children were born to her in old age she and died after giving birth to Benyaamin. At that time Hazrat Yusuf (on whom be peace) was two years old. From his children Hazrat Yusuf (on whom be peace) was the father's most favourite son.

16. By this is meant in Hazrat yaqoob's (on whom be peace) time of need we can render most service because we are a full group, young and healthy. They did not understand that since Hazrat Yusuf (on whom be peace) lost his mother in his infancy the father would naturally be more kind and loving to him because he is without a mother. From this we learn that if you love some of your

9. Kill Yusuf or cast [18] him forth into some land so that your father's face may only remain towards you, and thereafter be righteous[19].

18. So that a wolf may devour him, or he may be abducted by a person. Those scholars who had accepted all these brothers to be prophets say Prophets are always free from infidelity and polytheism, but they are free of sin after prophethood, not prior to it. Thus, these brothers at that point in time were not prophets, they became prophets afterwards. This intention of theirs is one of severe sin.

19. From this we learn that all these actions of the brothers was an effort to turn the father's attention on them, not for any egotistical reasons. It is for this reason that they were eventually granted true repentance.

10. One of them said, kill not Yusuf,[20] and cast him into a dark well, that any traveller may take him away, if you are to do.

children more than the others it is not a bad thing. Weak and youngest children normally are well liked. However, being unjust to the children in any way is forbidden.

17. From this we learn disagreement with a Prophet's opinion is not infidelity because the brothers of Hazrat Yusuf (on whom be peace) brought pain upon Hazrat Yaqoob (on whom be peace) who was a Prophet, and declared his opinion as incorrect. But the Holy QUR'AAN did not declare this as infidelity, nor did Hazrat Yusuf (on whom be peace), after uniting with them, make them repent and read the Kalimah to make them believers again. Thus, because of his opposition to Hazrat Ali (May Allah be pleased with him) Amir Muawiya cannot be called a sinner, etc. Here the word DALAAL will not be taken to mean misguidance, because to regard a prophet as misguided is an act of infidelity. The word here really means absorbed in the love of Hazrat Yusuf (on whom be peace).

اقْتُلُوا يُوسُفَ أَوِ اطْرَحُوهُ أَرْضًا يَخْلُ لَكُمْ وَجْهُ أَبِيكُمْ وَتَكُونُوا مِنْ بَعْدِهِ قَوْمًا صٰلِحِينَ ⑨

On the other hand the action of QABEEL was for boosting his evil self hence he was not given an opportunity to repent. This tells us that the outcome of a sin committed in the life of a Prophet is a good act and gets the opportunity to repent. Here becoming pious means making the father happy through obedience. Otherwise committing sin with the intention of repentance is infidelity. This is indeed seeking security with Allah Almighty for your sins. Also, no person can become pious by causing pain and usurping someone's rights. Rights of man will not be forgiven through mere repentance.

قَالَ قَائِلٌ مِّنْهُمْ لَا تَقْتُلُوا يُوسُفَ وَأَلْقُوهُ فِي غَيٰبَتِ الْجُبِّ يَلْتَقِطْهُ بَعْضُ السَّيَّارَةِ إِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِينَ ⑩

حدیث مذکور کی صحت کے لیے دیکھو مقدمہ فتح البیان۔ امروہی صاحب کی عبارت منقولہ ذیل سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ احادیث نزول و رجوع اور اقوالِ مفسرین میں (جن سے حیات و رجوع عیسٰی بن مریم پر استدلال کیا گیا ہے) قائل کی مُراد وُہی معنے ہے جس کو ہم چھوڑ کر تاویلی معنے لیتے ہیں اور اس تاویل کرنے میں ہم مجبور ہیں۔ کیونکہ یہ اقوال دلائل قطعیہ کے معارض ہیں۔ دیکھو صفحہ ۸ سطر ۳ شمس بازغہ پر لکھتے ہیں: "اگر کہا جاوے کہ تمہاری تاویل ان اقوال میں توجیہ القول بما لا یرضٰی بہ قائلہ کی مصداق ہے پس ایسی تاویل کیوں کر قبول کی جاسکتی ہے۔ تو گذارش یہ ہے کہ اگر آپ اِن اقوال مردودہ کی یہ تاویل تسلیم نہیں کرتے تو چونکہ یہ اقوال دلائل قطعیہ مذکورہ کے معارض ہیں لہٰذا محض باطل ہیں پس ہم اُن کے نہ تسلیم کرنے میں مجبور ہیں انتہیٰ۔"

پھر صفحہ ۷ سطر ۱۹ کتاب مذکور پر لکھتے ہیں "پس اگر آپ کو ان عیسٰی لمو یمت الخ کی تاویل ذیل منظور اور پسند ہے کہ حضرت عیسٰی سُولی سے نہیں مرے جو ملعون ٹھہرتے بلکہ مرفوع الدرجات ہُوئے اور بُروزی طور پر قبل قیامت کے مبعوث ہونے والے ہیں۔ آخر تک تو فبہا ہم کو یہ تاویل کب مُضر ہے ہم بھی اس تاویل کو تسلیم کرتے ہیں ورنہ خلافِ قواعدِ مسلّمہ نحویہ کے آیت کے معنے مزعوم آپ کیوں کر کر سکتے ہیں۔ انتہیٰ۔"

اور قادیانی صاحب کی تالیفات میں مکرر لکھا ہُوا ہے کہ کشفِ نبوی علیٰ صاحبہ السلام نے دجّال وغیرہ مکشوفات کو علیٰ وجہ الکمال کما ہُوَ فی الواقع احاطہ نہیں کیا جس سے پایا جاتا ہے کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان پیشین گوئیوں میں واقعی امر کو نہیں سمجھ سکے دیکھو صفحہ ۴۴ سطر ۱۰۔ ایامِ صلح "و ہمچنیں لازم نیست کل استعارات انباء را علمِ نبی از قبیل احاطہ کند الخ"

پس امروہی صاحب نے تو تاویل القول بما لا یرضٰی بہ قائلہ کے علاوہ قائل کو آیاتِ قرآنیہ سے جاہل قرار دیا۔ العیاذ باللہ۔ اور قادیانی صاحب نے بھی نہ صرف بڑی مہتم بالشان کشفِ نبوی پر دھبہ لگایا بلکہ واقعی تقدیر پر آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور کل اُمتِ مرحومہ کو قرآن کریم سے بے بہرہ خیال کیا۔ نعوذ باللہ من ھفوات الجاھلین۔ رہا بیان ان آیات کا جن کو انھوں نے دلائل قطعیہ باعثہ علی التاویل ٹھہرایا ہے۔ سو بیان ان کا اسی عجالہ میں اپنے اپنے مقام پر لکھا جائے گا۔ اس جگہ صرف اتنا ہی بیان کرنا منظور تھا جو ہو چکا یعنی یہ لوگ آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے معنے مراد کو عمداً چھوڑ کر تاویل کرتے ہیں۔ اللہ ان کو راہِ راست پر لائے۔

یا ھادی اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم ولا الضالین ط

قادیانی صاحب اِس اشتہار میں اور کُل تصانیف میں عیسٰی بن مریم علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے نزُول کو آیۃ (خاتم النبیین) کے منافی لکھتے ہیں۔ اِس کا جواب الزامی طور پر اس جگہ وُہی فقرہ کافی سمجھا جاتا ہے۔ جس کو اسی اشتہار کے صفحہ ۳ سطر ۱۲ پر قادیانی نے اپنے رسُول اور نبی ہونے کے لیے لکھا ہے (کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد قیامت تک ایسا نبی کوئی نہیں جس پر جدید شریعت نازل ہو) میں کہتا ہُوں کہ عیسٰی بن مریم کے بارہ میں بھی سب اہلِ اسلام کا یہی عقیدہ ہے کہ جدید شرع اپنے ساتھ نہ لائیں گے۔ بلکہ شرع محمّدی علیٰ صاحبہ الصلوٰۃ والسلام کے مُطابق حکم کریں گے۔ کما ھو مصرح فی الفتوحات وغیرہا۔ جب کہ قادیانی کا نبی و رسُول ہونا خاتم النبیین کے مفہوم میں بباعث نہ لانے شریعت جدیدہ کے فرق نہیں لاتا تو عیسٰی بن مریم کا نزُول ہمارے عقیدہ کے مُطابق خاتم النبیین کی مُہر کو کس طرح توڑ سکتا ہے۔

سوال

عیسٰی بن مریم چونکہ مستقل انبیاء اولُو العزم میں سے ہیں۔ تو بر تقدیر نزُول کے بشرع محمّدی حاکم ہونا اُن کو نبوت سے معزُول کرنا

سیفِ چشتیائی
تصنیفِ لطیف
زبدۃ المحققین رئیس العارفین حضرت سید پیر مہر علی شاہ صاحب گیلانی

ابقاه الله تعالی ببقائه به نهایت متوجه و خورسند گردیده همه را حرف بحرف و لفظ بلفظ سماع فرمودند و در بعض بعض جا اصلاح نیز نمودند چنانچه در بعضے مقامات که بیاض افگنده بودم آنجا را بعبارت معمور نمودند الحمد لله علی ذلک **مقبوس پنجاه و ششم** بعد از نماز ظهر روز سه شنبه بتاریخ بیست و هفتم از ماه رمضان شریف المبارک سال سیزده صد و چهاردهم هجری المقدس دولت پای بوس و زیارت حضرت اقدس که عبادتے و سعادتے بهتر ازین نیست میسر گردید اندرین اثنا حافظ گون سکنه حدود دگهری اختیار خان به نسبت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی سقط و ناسزا گفتن آغاز کرد همیکه چهره انور حضور خواجه ابقاه الله تعالی ببقائه متغیر گردید و بران حافظ بانگ زدند و زجر نمودند وے عرض کرد که قبله چون حالات و صفات حضرت عیسی بن مریم علیه سلام و اوصاف مهدی موعود در مرزا صاحب یافته نمیشوند چگونه اعتبار کنیم که او مسیح عیسی و مهدی حضور خواجه ابقاه الله تعالی فرمودند که اوصاف مهدی پوشیده و پنهان هستند آنچنان نیستند که در دلهائے مردم نشسته است چه عجب که همین مرزا صاحب غلام احمد قادیانی مهدی باشد چه در حدیث شریف آمده که دوازده دجال اند پس چندان مهدی اند و در حدیثے وارد شده است که عیسے و مهدی یکے است بعد ازان فرمودند که شرط نیست که همه علامات مهدی موافق خیال و فهم مردم که در دلهائے خود پنداشته اند ظاهر شوند بلکه حافظا امر دیگرے است اگر چنین بودی که مردم خیال میکنند پس او را همه خلق مهدی برحق دانسته باد ایمان آوردن چنانکه پیغمبران که امت هر نبی چند گروه شدے بر بعضے کسان که حال آن پیغمبر مکشوف شدے پس آنها ایمان مے آوردند و بر بعضے کسان حال آن پیغمبر مشتبه مے شد و بر بعضے کسان هرگز حال آن پیغمبر مکشوف نمے گشت ازین سبب همین گروه انکار

انکار آوردو کافر شد اگر بر تعلیم است هر پیغمبر حال آن پیغمبر مکشوف شدے همه مسلمانان بودندے
چنانچه آنحضرت صلی الله علیه و آله وسلم کہ اوصاف و علامات آنحضرت صلعم در کتب سماویه مکتوب و مرقوم
بودند و چون آن حضرت صلی الله علیه و آله وسلم ظاهر شدند و مبعوث گردیدند بعض علامات را مطابق
پندار و فهم و وهم خود ها نیافتند پس بران کسان که امر آنحضرت مکشوف شد ادعان ایمان آوردند و بر آن
گروه که مکشوف نشد انکار کردند هم چنین است حال مهدی پس اگر میرزا صاحب مهدی باشند
کدام امر مانع است **بعد از ان** کتاب نفحات الانس طلب فرمودند این بنده راقم الحروف برفت
و کتاب را برداشته پیش حضور بنهاد و دران کتاب مقامی دیدند آنگاه این قلقه بیان فرمودند که
حضرت شیخ ابوسعید ابو الخیر رضی الله تعالی عنه می فرمایند که من کودک بودم روزے بقصد نماز
جمعه همراه پدر بزرگوار خود برفتیم در اثنا راه شیخ ابو القاسم بشره یاسین رضی الله تعالی عنه
رسید نماز پدرم پرسیدند که اے ابو الخیر این کودک از آن کیست پدرم گفت از آن من است
شیخ ابو القاسم بروے من نظر کرده چشم پر آب نمودند و فرمودند که یا با الخیر من نمی توانستم از این
جهان برون مرا آنکه جاے خالی می دیدم و درویشان ضائع میشوند اکنون که پسر زادید م این
گشتم که ولایت ها این کودک را نصیب خواهد بود هر گاه از نماز جمعه فارغ شدیم در صومعه شیخ
ابو القاسم رضی الله تعالی عنه رفتیم و پیش حضرت ایشان بنشستیم دران صومعه طاقی بود بلند
پدرم را فرمودند که ابوسعید را بردوش بردار تا قرصے که دران طاق نهاده شده است فرو بگیرد
آنگاه پدرم مرا برگرفت من دست را دراز کرده قرص را از ان طاق بلند برداشتم قرصے
جوین بود گرما گرم که گرمی آتش با دستم نیز محسوس می شد پس آن قرص را از من گرفته دو نیمه کردند
یکے نیمه خود بخوردند و دیگر نیمه مرا دادند و فرمودند که تو بخور پدرم را هیچ ندادند پدر من گفت اے
شیخ سبب چیست که از ان قرص تبرک نصیب من نکردی شیخ ابو القاسم فرمودند اے

آہ! کیا ستم شعاری ہے کہ دہریت پر اسلام کا پردہ ڈال کر اس کی اشاعت کی جارہی ہے۔ اُف! کیسی جفا کاری ہے کہ تعلیمات اسلام کے شہد میں الحاد و بے دینی کا زہر ملا کر مسلمانوں کے قلوب میں پیوست کیا جارہا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ۝

بحکم شریعت مسٹر جینا اپنے ان عقائد کفریہ قطعیہ یقینیہ کی بنا پر قطعاً مرتد اور خارج از اسلام ہے۔ اور جو شخص ان کے ان کفروں پر مطلع ہونے کے بعد اس کو مسلمان جانے یا اسے کافر نہ مانے یا اس کے کافر مرتد ہونے میں شک رکھے یا اس کو کافر کہنے میں توقف کرے وہ بھی کافر مرتد شر اللئام اور بے توبہ مرا تو مستحق لعنت عزیز علام والعیاذ باللہ الملک المنعام

جواب سوال نہم: حسن نظامی نے اپنے ایک ناپاک رسالے میں جس کا نام اس نے مرشد کو سجدۂ تعظیم رکھا۔ برخلاف اجماع امت مرید کے لیے پیر کو سجدۂ تعظیمی کرنا جائز و حلال ٹھہرایا جس کا رد قاہر حضور پر نور امام اہلسنت مجدد دین و ملت فاضل بریلوی سیدنا اعلیحضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کتاب مبارک مسمّٰی بنام تاریخی الزبدۃ الزکیۃ لتحریم سجود التحیۃ میں ملاحظہ ہو لیکن ہمیں اس وقت اس پر نظر نہیں نہ ہم اس وقت یہ دیکھتے ہیں کہ حسن نظامی نے اپنی کتابوں محرم نامہ، یزید نامہ وطمانچہ برخسار یزید،، میں جا بجا حضرت سیدنا عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت سیدنا ابو سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ صہر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اور حضرت ہادی مہدی سیدنا امیر معاویہ

بفیضِ روحانی۔ تاجدارِ اہلسنت شہزادۂ اعلیحضرت سرکار حضور مفتیٔ اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ
مسمّی بنامِ تاریخی مُشعرِ سالِ تصنیف

تجانبُ اہلِ السُّنَّۃ
عن
اہلِ الفتنۃ

ملقّب بلقبِ تاریخی مُشعرِ سالِ تکمیل

اجتنابُ اہلِ السُّنَّۃ عَنْ اہلِ الفتنۃ

۱۳ ھ ۶۱

تصنیفِ لطیف

ناصرِ سنیت کاسرِ لامذہبیت مناظرِ اہلسنت حضرت علامہ مولانا مفتی
محمد طیب صاحب صدیقی قادری برکاتی دانا پوری علیہ الرحمۃ والرضوان

ناشر

مدرسہ گلشنِ رضا۔ کولمبی ضلع ناندیڑ (مہاراشٹر)

ایاه ولیس عندنا هذا هكذا بل العامة لا تشترك فطمعهم فی اخذ العلم فانما اخذهم وحي
ليس الا لانه انما يكون كمثل الماء تملأ به منابت الشجر فتحول عيدانا واوراقا ونضارة وكذلك
علمهم الذی يأخذ عنه من دورة الكمال التي هي اجمال الدورات كلها يتحول نفثا تارة وكشفا
اخرى وقد يتصور فی صورة رسالة الملك وقد يتصور فی صورة رؤية والعامة قد تنال
حظا من رسالة الملك ورؤية الا ترى كيف رأت مريم جبرئيل رجلا سويا وكيف نادته
الملائكة وفی الحديث ان مؤمنا زار اخاه فی قرية فتمثل له الملك عند درب القرية
فقال انی رسول الله اليك وفی الحديث لو كنتم على حالة واحدة لصافحتكم الملائكة
وانتم على فرشكم ورأى اسيد بن حضير الملائكة كهيئة المصابيح فی الغمام ولكنهم لا
يرونه رؤية مستفادة من دورة الكمال،

فانما مبدأ الفرق بين العامة وبين الانبياء هو البعثة والتبهج الى الدعوة بعد
ما رزقوا قسطا من الكمال او حظا من القرب لا غير وكل ما يجعل فرقا دونه فذلك تجوز
وتسامح فی الكلام من كان مقلدا لواحد من الائمة وبلغه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم ما يخالف
قوله فی مسألة وغلب على ظنه ان ذلك نقل صحيح فليس له عذر فی ان يترك حديثه عليه
السلام الى قول غيره وما ذلك شأن المسلمين ويخشى عليه النفاق ان فعل ذلك،

تفہیم

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لتتبعن سنن من كان قبلكم شبرا بشبر وذراعا بذراع
حتى لو دخلوا جحر ضب لتبعتموهم قلنا يا رسول الله اليهود والنصارى قال فمن اخرجه
البخاری ومسلم صدق رسول الله صلى الله عليه وسلم فقد رأينا رجالا من ضعفی المسلمين يتخذون
الصلحاء اربابا من دون الله ويجعلون قبورهم مساجد كما كان اليهود والنصارى يفعلون

پاس کتاب ہے چنانچہ چار وید زبان سنسکرت میں اب بھی موجود ہیں اور ان میں سے برہنی لوگوں کی رسومات بد توڑنے کے لیے مبعوث ہوا۔ لیکن جب ہندو لوگوں میں برہمنوں کی قدر و منزلت حد سے زیادہ ہونے لگی۔ برہمنوں نے یہ مشہور کر دیا کہ خلق کی حق تک رسائی ان کی وساطت کے بغیر ناممکن ہے۔ ان فاسد عقائد کو مٹانے کے لیے مہاتما بدھ مبعوث ہوئے۔ انہوں نے حکم دے دیا کہ جو شخص برہمن کو قتل کرے گا نجات پائے گا۔ جب گاؤ پرستی کی رسم زور پکڑ گئی تو سری کرشن جی مبعوث ہوئے۔ جنہوں نے گاؤ پرستی کو ختم کر دیا۔ یہاں تک کہ وہ گائے کی کھال

بقیہ صـــ سے ان کو کچھ حاصل نہ تھا۔ اولیائے امت محمدیہ فنا فی اللہ کے بلند ترین مقامات پر پہنچے فنائے تام تک ان کی رسائی ہوئی اور اس کے بعد نزول کی منازل طے کرتے ہوئے وہ باقی باللہ ہوئے اور دنیا اور ہدایت و رشد خلق کی طرف متوجہ ہوئے۔ دیگر مذاہب کی روحانیت میں تقابلی مطالعہ کے لیے ملاحظہ ہو۔ مترجم کی کتاب مشاہدہ حق جس میں یہ مقامات و منازل تفصیل سے بیان کیے گئے ہیں۔ کتاب کا ناشر مکتبہ المعارف۔ گنج بخش روڈ لاہور ہے۔

بقیہ صـــ ۱۔ عارفین نے اس آیۂ پاک میں لفظ یوم سے مراد تجلی کی ایک جھپک لی ہے۔ چنانچہ ہمارا یہ دن بھی آفتاب کی تجلی کی ایک جھپک ہے۔ لہٰذا آیۂ مذکورہ سے یہ معانی عارفین لیتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ کی ہر تجلی کی نئی شان ہے۔ عارفین کا مشاہدہ کہ حق تعالیٰ کی تجلیات اس کثرت سے ہیں کہ بندگانِ خدا پر نزول تجلیات کے دوران ایک تجلی کا کبھی تکرار نہیں ہوتا بلکہ ہر شخص پر ہر آن اور ہر لحظہ نئی نئی تجلیات کا ورود ہوتا ہے۔

۱۔ گاؤ پرستی بھی برہمنوں کی شرارت سے شروع ہوئی۔ ہندو مذہب میں شروع میں یہ دستور تھا کہ جب مندروں میں گائے کی کثرت سے قربانی ہوتی تھی تو برہمنوں کے پاس کثرت سے گوشت جمع ہو جاتا تھا چنانچہ انہوں نے حکم دے دیا کہ گائے ذبح کرنے اور قربانی دینے کی بجائے زندہ گائیں پیش کی جائیں اس تجویز سے وہ بیشمار جانوروں کے مالک بن کر مالدار ہو گئے۔ لہٰذا اپنی دولت بڑھانے کی خاطر انہوں نے گاؤ کشی قطعاً ممنوع کر دی اور زندہ جانور جمع کرتے رہے۔ رفتہ رفتہ یہ رسم ہندو مذہب کا جزو بن گئی اور گائے کشی نہ صرف ختم ہو گئی بلکہ اس کی پرستش تک نوبت پہنچ گئی۔

بعد ما علمنی مقامات المقربین بالله واحوالهم مفصلا ومجملا ورایتها امتثال الرسل صلوات الله علیهم فی احوالهم ومقاماتهم وفیها الکمال الذی اشار الیه رسول الله صلی الله علیه وسلم حیث قال کمل من الرجال کثیر الحدیث اعلم ان طریقتنا هذه ینتهی تشریحها الی دورات سبع کلما انتهت منها دورة امترت اخری،

اولها الایمان الحقیقی اما علمناک سر وجود الانسان فی بعض رسائلی وان اسفل ابدان النسمة فتعرف انها جبلت مطهرة عن الشرور الدنسیة کما قال سید المرسلین صلوات الله علیه وسلامه کل مولود یولد علی الفطرة الحدیث ولکنها تلحق بضروب من طغیان العاملة او العاقلة عن موضعها فاذا اطهرت الفطرة وخلصت عن التشهیر فهی الایمان وهو ادنی ما بعث رسول الله صلی الله علیه وسلم للدعوة الیه وانزل القرآن لاثباته ونفی مناقضاته،

والایمان ایمانان ایمان ادیر علیه حکم الدنیا من الامن وعصمة الدماء والاموال ویقابله الکفر وعموده الانقیاد لله سبحانه ولرسوله ولیوم الآخر بلسانه واقراره وایمان ادیر علیه حکم الآخرة من النجاة والفوز بالدرجات وکون العبد قریبا من الله سبحانه ومن حزب الله وجنوده ویقابله النفاق ومرض القلب وعموده الکف عن الاشراک بالله عبادة واستعانة وعن الملکات السوء المتحجرة فی النسمة والاقبال علی العبادات بنشاط وحسن نیة وسماحة نفس احتسابا وسکینة وعلی کل ما ینجر الیه حسن الخلق والنصیحة من افانین المعاملات مع الله ورسوله والمسلمین وانما نعنی بالایمان هذا الاخیر وهو یزید وینقص وهو الذی اذا دخل بشاشته القلب لم یخرج وهو الذی کانت له بضع وسبعون شعبة وقد استنبطنا له اربع ذاتیات فبینه

ثم ان الشرک بالله سبحانه فی العبادة حده تعظیم لغیر الله یقصد به الزلفی من الله تعالی او النجاة فی الدار الآخرة ومن اعظم الامراض فی زماننا هذا عبادة مشیختهم احیاء او فی قبورهم امواتا والجهلة یقتدون بکفرة الهند فی عبادة اصنامهم فی فعالهم واما الاشراک

ہند خصوصاً لاہور و امرتسر کے علماء کی تصدیقات بھی موجود ہیں۔

۲. رجم الشیاطین برد اغلوطات البراھین: (۱۸۸۶ء)

یہ کتاب عربی زبان میں ہے جس کو مولانا قصوری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب "تحقیقات دستگیریہ" سے ملخص کیا اور علمائے حرمین شریفین زادھما اللہ شرفاً وتعظیماً سے تصدیقات حاصل کیں جس میں مولانا رحمت اللہ کیرانوی حنفی رحمۃ اللہ علیہ کی بھی تصدیق موجود ہے۔ اسی کتاب کے ذریعے علمائے حرمین شریفین فتنۂ قادیانیت سے واقف ہوئے۔ اور یہ کتاب مرزا قادیانی کو کھٹکتی تھی جس کا اظہار خود قادیانی نے اس طرح کیا "مولوی غلام دستگیر قصوری وہ بزرگ تھے جنہوں نے میرے کفر کیلئے مکہ معظمہ سے کفر کے فتوے منگوائے تھے"۔

(حقیقۃ الوحی ص ۲۵۹، روحانی خزائن ج ۲۲ ص ۲۵۹)

۳. فتح رحمانی بہ دفع کید کادیانی: (۱۳۱۴ھ)

مولانا قصوری رحمۃ اللہ علیہ کی یہ کتاب قادیانیوں کے ایک اشتہار کے جواب میں معمول کی ایک تصنیف ہے۔ لیکن مرزا قادیانی کذاب کی ایک معرکۃ الاراء کذب بیانی نے ہمارے اور قادیانیوں کے لیے اس کتاب کو ایک تاریخی معرکۃ الاراء کتاب بنا دیا ہے۔

مرزا دجال کا ایک اور جھوٹ

مولانا قصوری علیہ الرحمۃ کا وصال ۱۸۹۷ء میں ہوا، اس وقت مرزا زندہ تھا۔ مولانا قصوری علیہ الرحمۃ فتنۂ قادیانیت کے استیصال میں اول روز سے ہی مصروف عمل تھے اور دجال مرزا آپ کی حیات میں آپ کے مقابل ہونے سے گریز کرتا رہا جیسا کہ آپ نے اپنی

سے ظاہر یہ ہوتا ہے کہ رجم الشیاطین کا ترجمہ یا تقریباً خلاصہ ہے تحقیقات دستگیریہ کا اصل نسخہ یا اس کی نقل دستیاب نہ ہو سکی حقیقت حال اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔ اگر کسی صاحب کے پاس اصل کتاب یا اس کی نقل موجود ہو اور رد قادیانیت پر حضرت علیہ الرحمۃ کی اور کتب ہوں تو ہمیں اطلاع کریں۔

ایک قریش، جو عرب شریف سے آئی ہے - دوسری بلوچ جو ایران سے آئی ہے - تیسری افغان جو خراسان اور چوتھی مغل جو ترکستان سے نقل مکانی کر کے یہاں آباد ہوئی ہے - حاضرین میں سے ایک شخص نے عرض کیا کہ حضور حضرت خواجہ نظام الدین بدایونی دہلوی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کس قوم سے تعلق رکھتے ہیں - فرمایا کہ آپ صحیح النسب سید بخاری ہیں اور حضرت مخدوم جلال الدین سرخ بخاری اوچی قدس سرہٗ سے بھی رشتۂ قرابت رکھتے ہیں - اس کے بعد فرمایا کہ ہمارے سلسلۂ چشتیہ کے مشائخ اہلِ سادات ہیں - ان میں سے چار چشت میں مدفون ہیں - ایک خواجہ ابواحمد ابدال - دوسرے آپ کے فرزند خواجہ ابو محمد محترم - تیسرے حضرت خواجہ ناصر الدین ابو یوسف - چوتھے آپ کے فرزند ارجمند خواجہ قطب الدین مودود چشتی قدس اسرار ہم ہیں - تین ہندوستان میں ہیں - ایک حضرت خواجہ معین الحق والدین اجمیری رضی اللہ تعالےٰ عنہ - دوسرے حضرت خواجہ قطب الدین بختیار اوشی کاکی - تیسرے حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء بدایونی رضی اللہ تعالیٰ عنہ - اس کے بعد سائل نے عرض کیا کہ کیا حضرت خواجہ امام بصری بھی سادات میں سے ہیں - آپ نے فرمایا کہ آنجناب اقوام عرب میں سے ہیں علوی نہیں ہیں - لیکن یہ بات اچھی طرح معلوم نہیں کہ کس قبیلہ سے تعلق رکھتے ہیں - سائل نے پھر کہا کہ کیا سلسلہ چشتیہ بہشتیہ ان سے متعلق ہے - فرمایا ہاں آپ پیر پیران اور مقتدائے جملہ خواجگان اور منتہائے تمام مشائخ طریقت ہیں - چاروں سلسلے یعنی چشتیہ، قادریہ، سہروردیہ، نقشبندیہ آپ ہی سے جاری ہیں اور آپ امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے مرید ہیں اور خرقہ خلافت بھی ان ہی کے دست حق پرست سے حاصل کیا ہے -

قدیم ترین مذہب

اس کے بعد اہل ہنود (ہندو) کے مذہب کا ذکر ہونے لگا - آپ نے فرمایا کہ ہنود کا مذہب قدیم اور کہنہ ہے اور ہر مذہب اس کے بعد وجود میں آیا ہے کیونکہ یہ مذہب حضرت آدم علیہ السلام کا ہے - اس کے بعد جو پیغمبر تشریف لائے حق سبحانہٗ تعالیٰ کے

اشاراتِ فریدی

مقابیس المجالس

ملفوظات حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ کا مکمل و مستند مجموعہ

جمع و ترتیب
مولانا رکن الدین رحمۃ اللہ علیہ

تحقیق و ترجمہ
مولانا کپتان واحد بخش سیال چشتی صابری

نہ بے نیازی خود میدہم خبر بہ نیاز
کہ جانِ جانِ جہانم دگر نمیدانم

عاشق بیخبر منم من نمشنم نہ من منم
عارف باہنر منم من نمشنم نہ من منم

سوزِ دل و جگر منم وحشت پردہ در منم
دانش بیخبر گر منم من نمشنم نہ من منم

و من منم خضر منم زہر منم شکر منم
نفع منم ضرر منم من نمشنم نہ من منم

شام منم سحر منم شمس منم قمر منم
در ہمہ جلوہ گر منم من نمشنم نہ من منم

آب ہمہ بحر و بر منم و ہمہ خشک و تر منم
قطرہ منم گہر منم من نمشنم نہ من منم

شاہدِ دلربا منم مطربِ خوش نوا منم
سمع منم بصر منم من نمشنم نہ من منم

حسن جمالِ حق منم عز و جلالِ حق منم
حشمت و جاہ و فر منم من نمشنم نہ من منم

طوطی صد زبان منم بلبل نغمہ خوان منم
روح منم شجر منم من نمشنم نہ من منم

صوفی باصفا منم بیخود و باخدا منم
اہلِ دل و نظر منم من نمشنم نہ من منم

آدم و شیث و نوح و ہود غیر حقیقتم نبود
صاحب ہر ہنر منم من نمشنم نہ من منم

موسیِ جلوہ بین منم قاتلِ فاسقین منم
نور منم بشر منم من نمشنم نہ من منم

عاشق نبی منم احمدِ ہاشمی منم
حیدر و شیر نر منم من نمشنم نہ من منم

راز و نیاز خود منم سوز و گداز خود منم

اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْہِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ

الحمد للہ کہ کتاب مستطاب دیوان لاجواب پسندیدہ

حضرات صوفیہ کرام و بزرگان عظام

یعنی

دیوان نیاز بے نیاز

رحمۃ اللہ علیہ

بترتیب جدید و اضافہ و اجازت صاحب سجادہ حضرت قطب عالم

مدار اعظم نیاز بے نیاز حضرت شاہ نیاز احمد صاحب قدس سرہ

حسب فرمائش حضرت مولوی محمد مزمل خاں صاحب نظامی نیازی

بماہ جمادی الاول سنہ ۱۳۴۸ ہجری

در مطبع آگرہ اخبار آگرہ مطبوع گردید

بار دوم ایکہزار جلد

کلام حقیقت نظام حضرت شاہ شیخ فرید گنج شکر بابا صاحب مسعود العالمین

قطب عالم اغیاث ہند

من شدم والله یاران من شدم
نور پاکم آمده در مشت خاک
من ولیم من علی و من نبی
نور من و تنگ نامی تن مجو
او دست اندر سر من کاسہ خفتہ

جان جانم عقل عقلم تن شدم
کور چشماں را اگر روشن شدم
جم شدم رستم شدم بہمن شدم
آفتابم ذرۂ روزن شدم
من شدم مسعود باللہ من شدم

بعد عرصہ جب طبیعت صحو پہ
دست بستہ ہو گئے میں نے یہ کہا
اکثر لوگوں کی یہ گفتار ہے
شاہ کا جب تمکنت ہو گئے گا مزار
کوئی صورت شاہ کے روضہ کی ہو
قطب عالم رحمۃ اللہ علیہ نے یہ میرا سن کلام
ھو دیا من ھو دیا من لیس لھم
یہ کلام معنی رازِ نہاں
ہو گئے اکبارگی از خود بدر
رہ گیا جامہ ہو گئے از خود نہاں
اے حسن قطب دو عالم آں نہاں

جذبہ توحید سے لا کے نظر
اسے سنتے ہی اعلیٰ حضرت مولانا
سلسلہ قدوسیہ بیکار ہے
خلق یکتا ہوئے گا حضرت سے قرار
جس طرح ہو دفن حضرت کو کہہ دو
مست ہو فرما گئے یہ الفاظ تام
لا و لا لا آو یا من غیر او
طبع حق آگاہ سے لا بر زباں
بیخودی سے بس ہو گئے بیہوش تہ
خرقہ و چادر ہے تنہا درمیاں
سیر ایجابی میں تھے جلوہ کناں

إن الله مع الصابرين

حق حق حق

حالاتِ طیبات حضرت سیدنا مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب کلیری رحمۃ اللہ علیہ

موسومہ

حقیقت گلزارِ صابری

— مؤلفہ —

مخدومِ زمن شاہ محمد حسن صابری چشتی رامپوری قدس سرہٗ

E-BOOK Compiled By:- SABRIA & FAMILY
Dated :- 10th April 2005. 01 Rabi UL Awal 1426.
Location .DOHA; QATAR

بعد الفرقان الذی هو خیر الصحف السابقة۔ ولا شریعة بعد الشریعة المحمدیة۔ بید انی سُمّیتُ نبیًّا علٰی لسان خیر البریة۔ وذٰلک امر ظلّی مِن برکات المتابعة وما اری فی نفسی خیرًا و وجدتُ کلّما وجدتُ من هٰذه النفس المقدّسة۔ وما عنی الله من نبوتی الا کثرة المکالمة والمخاطبة ولعنة الله علٰی من اراد فوق ذٰلک او حسب نفسه شیئًا او اخرج عنقه من الربقة النبویّة۔ وانّ رسُولنا خاتم النبیین علیه انقطعت سلسلة المرسلین فلیس حقّ احدٍ اَن یدعیَ النبوّة بعد رسُولنا المصطفٰی علی الطریقة المستقلة۔ وما بقی بعده الا کثرة المکالمة۔ وهو بشرط الاتباع لا بغیر متابعة خیر البریة۔ ووالله ما حصل لی هٰذا المقام الا من انوار اتباع الاشعّة المصطفویّة۔ وسُمّیتُ نبیًّا من الله علی طریق المجاز لا علٰی وجه الحقیقة۔ فلا تهیج ههُنا غیرة الله ولا غیرة رسُوله فانی اُربّی تحت جناح النبیّ وقدمی هٰذه تحت الاقدام النبویّة ثم ما قلت من نفسی شیئًا بل اتبعتُ ما اُوحی الیّ من ربّی وما اخاف بعد ذٰلک تهدید الخلیقة۔ وکلّ احدٍ یُسئل عن عمله یوم القیامة ولا یخفٰی علی الله خافیة۔

ص ۶۵

لَوْ مُتَّ مُتَّ عَلٰی غَیْرِ الْفِطْرَۃِ (ہم اندیشہ کرتے ہیں کہ) اگر تو اسی حال پر مرا

الَّتِیْ فَطَرَ اللّٰہُ مُحَمَّدًا عَلَیْھَا تو دینِ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر نہ مرے گا۔

(ملتقطاً، صحیح البخاری کتاب الاذان باب اذا لم یتم الرکوع، الحدیث ۷۹۱، ج۱، ص۲۷۸)

کیا ہر مُمکِن چیز پیدا ہو چکی ہے؟

عرض: کیا جس قدر ممکنات ہیں وہ تحتِ قدرت بایں معنی (یعنی اس طور پر **اللہ** تبارک وتعالیٰ کی قدرت میں) داخل ہیں کہ ان کو پیدا فرما چکا ہے؟

ارشاد: نہیں بلکہ بہت سی چیزیں وہ ہیں جو ممکن ہیں اور پیدا نہ فرمائیں مثلاً کوئی شخص ایسا پیدا کر سکتا ہے کہ سر آسمان سے لگ جائے مگر پیدا نہ فرمایا۔

جِنّ و پری کا مسلمان ہونا

عرض: حضور کیا جن و پری بھی مسلمان ہوتے ہیں؟

ارشاد: ہاں۔(تفسیر القرآن العظیم، پ۲۹، الجن تحت الآیۃ ۱۱، ج۸، ص ۲۵۴)

مسلمان پَری کی حکایت

﴿اور اسی تذکرہ میں فرمایا﴾ ایک پری **شرف** باسلام ہوئی اور اکثر خدمتِ اقدس میں **حاضر** ہوا کرتی تھی ایک بار عرصہ تک حاضر نہ ہوئی۔ جب حاضر ہوئی سبب دریافت فرمایا۔ عرض کی حضور میرے ایک عزیز کا ہندوستان میں انتقال ہوگیا تھا وہاں گئی تھی۔ راہ میں میں نے دیکھا کہ ایک پہاڑ پر **ابلیس** نماز پڑھ رہا ہے میں نے اس کی یہ نئی بات دیکھ کر کہا کہ تیرا کام تو نماز سے غافل کردینا ہے تو خود کیسے **نماز** پڑھتا ہے؟ اس نے کہا کہ شاید ربُّ العزت تعالیٰ میری نماز قبول فرمائے اور مجھے بخش دے۔

پیر کے وِصال کے بعد کسی اور سے بیعت ہونا کیسا؟

عرض: زید، محمد شیر میاں صاحب پیلی بھیتی (علیہ رحمۃ اللہ الہادی) سے بیعت ہوا۔ تھوڑا عرصہ ہوا کہ اُنکا وصال ہوگیا اب کسی اور کا مرید ہوسکتا ہے؟

ارشاد: تبدیلِ بیعت بلا وجہ شرعی **ممنوع** ہے اور تجدید **جائز** بلکہ **مستحب** ہے۔ سلسلۂ عالیہ قادریہ میں (مرید) نہ ہوا ہو اور

اعلیٰ حضرت مجدّدِ دین وملّت امامِ اہلسنّت شاہ **مولانا احمد رضا خان** علیہ رحمۃ الرحمٰن کے ارشادات کا مجموعہ

مع تخریج و تسہیل

مسمّٰی بنام تاریخی **الملفوظ** ١٣٣٨ھ

معروف بہ

رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ

ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت

مکمل 4 حصے

ہے۔ جو سراسر خلاف ہے عقل و نقل کے اور درصورتِ نزول مع النبوۃ کے خاتم النبیین کی مُہر ٹوٹتی ہے بخلاف قادیانی کے نبی و رسول بننے کے، کیونکہ یہ فنافی الرسول ہونے کے باعث نبی و رسول ہونے کا مدعی ہے۔

جواب

فنافی الرسول ہونے کی وجہ سے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے نبی و رسول ہونے کا کوئی مستحق نہیں۔ چنانچہ اُوپر لکھا گیا ہے۔ اور عیسیٰ ابن مریم کے نزول کی نسبت کہا جاتا ہے کہ نبوت و رسالت کے لیے دو رُخ ہیں۔ یا یُوں کہو بطُون و ظہُور ہے بطُون عبارت ہے اخذ کرنے فیضان سے منجانب اللہ، جس کو خُدا کے ہاں مقربین میں سے ہونا لازم غیر منفک ہے۔ اور ظہُور عبارت ہے توجہ الی الخلق سے یعنی تبلیغ شرائع و احکام کی۔ اِس ظہُور میں تو بسبب تغیر و تبدل شرائع کے اِنقلاب آسکتا ہے۔ نبی لاحق کی شریعت چونکہ ناسخ ٹھہری نبی سابق کی شریعت کے لیے، تو نبی سابق کو بھی بر تقدیر موجُود ہونے اس کے نبی لاحق کی شریعت کے زمانہ میں، اپنا شرع چھوڑ کر شرع لاحق کے ساتھ عمل درآمد کرنا ہوگا۔ چنانچہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اگر مُوسیٰ زندہ ہوتا تو اس کو بھی بغیر میری شریعت کے عمل درآمد کرنا جائز نہ ہوتا۔ اور اس عمل درآمد کے تغیر و تبدل سے وُہ نبوت کا بطُون جس کو قُربِ الٰہی اور عنداللہ معزز ہونا لازم ہے ہرگز متغیر نہیں ہوتا۔ کیا یہ خیال کیا جاسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے پہلے سیّدنا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو بیت المقدس کی طرف نماز پڑھنے کی اجازت دی اور بعد اس کے جب بیت اللہ کی طرف سجدہ کرنے کا حکم فرمایا تو آپ کی نبوت و رسالت میں فرق آگیا یا آپ اس قدر و منزلت سے جو آپ کو پہلے بارگاہِ خداوندی میں حاصل تھی معزُول کیے گئے۔ ہرگز نہیں۔

الحاصل بطُونِ نبوت مع لازم اپنے کے جو قرب ہے، کبھی انبیاء و رُسل سے زائل نہیں ہوتا۔ بخلاف ظہُورِ نبوت و تبلیغ شرائع اپنے کے کہ یہ محدُود ہے تا ظہُورِ نبوت نبی لاحق کے۔ اور نبوت و رسالت انبیاء سابقہ کا بطُون گو کہ دائمی ہے مگر چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دُنیا میں تشریف لانے سے پہلے ان کو ملا ہے لہٰذا خاتم النبیین کی مُہر کو اگر سارے انبیاء دُنیا میں آپ کے بعد آجائیں تو بھی نہیں توڑ سکتے۔ اور یہی مطلب ہے قاضی بیضاوی کا اِس قول سے کہ (مع انہ آخر من نُبّئ) اس تشریح سے ناظرین خیال فرما سکتے ہیں کہ نزولِ مسیح کو آیۃ خاتم النبیین کے منافی سمجھنا اور کُل اُمتِ مرحُومہ کو بلکہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو بھی اس منافاۃ سے بے خبر خیال کر کے اپنی قرآن دانی پر نازاں ہونا کس حد تک جہالتِ مرکبہ ہے۔

نیز یہ بھی معلوم ہو گیا کہ تنازعہ اس مسئلہ میں (کہ نزولِ مسیح مع وصف النبوۃ ہوگا یا بدُوں اس کے) تنازعہ لفظی ہے یعنی جنھوں نے مع وصف النبوۃ لکھا ہے مُراد اُن کی بطُونِ نبوت کا ہے۔ اور جنھوں نے بدُون النبوۃ کہا ہے اُنھوں نے ظہُورِ نبوت کا لیا ہے۔ مضمُون ہذا میں اگر جناب مولوی صاحب[1] ذرا غور فرماویں تو شمسُ الہدایت کی عبارت مسطُورہ ذیل پر معترض نہ ہوں گے۔

(مسیح ابن مریم بلکہ کُل انبیاء کی نبوت اور رسالت چونکہ محدُود بحدِ ظہُورِ نبی پچھلے کے ہوتی ہے۔ شمسُ الہدایت صفحہ ۷۰ سطر ۲۲)

شمسُ الہدایت کے اِسی صفحہ ۷۰ کی سطر ۱ میں عبارت ہذہٖ "بعد نزول در رنگ آحادِ اُمت ہی اُتریں گے" پر جناب موصُوف اعتراض فرماتے ہیں کہ (بعد النزُول) اور پھر (اُتریں گے) یہ تکرار کیسا؟ جواباً گذارش ہے کہ عبارت مسطُورہ میں (در رنگ آحادِ اُمت) ظرف لغو ہے متعلق بہ (اُتریں گے) پس (اُتریں گے) مقید ٹھہرا بہ نسبت (نزول) کے۔ اور ظاہر ہے کہ مقید بعد المطلق ہی ہُوا کرتا ہے۔ اور بوجہ فرق

[1] اِس سے حضرت مؤلف کے بعض معاصرین عُلما مُراد ہیں جنھیں شمسُ الہدایہ کی عبارت سمجھنے میں مغالطہ ہوا۔ ۱۲

کسی کا نام محمدؐ یا احمدؐ ہے شریک ہو اس میں برکت رکھی جاتی ہے۔ ایک اور روایت میں ہے کہ تمہارا کیا نقصان ہے کہ تمہارے گھروں میں دو یا تین محمدؐ ہوں۔

مختصر فوائد اسمائے باری تعالےٰ۔

۷۴۔ **یَا ھُوَ**۔ اسم ذات باری تعالیٰ ہے۔ صاحب تنویر الاسما تحریر فرماتے ہیں کہ اہل تحقیق نے اسم اعظم کہا ہے اور یہ خاص ترین اسم ہے۔ اسمائے باری تعالےٰ سے اور اسمائے حسنیٰ میں سب سے پہلے واقع ہوا ہے اگر کوئی شخص ۲۹ مرتبہ ھُوَ کہے تو آتش دوزخ اس پر حرام ہو۔ جس کا دل آخرت کے انجام سے لرزاں و ترساں ہو اللہ کا ذکر کرے حشر میں مطمئن ہوگا۔ تنویر الاسماء میں ہے حضور صلّی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر کوئی شخص روز پنجشنبہ کو روزہ رکھے اور چینی کے پیالے پر لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ لکھ کر آب باراں یا آب چشمہ سے دھو کر روزہ افطار کرے مرض نسیان ختم ہو جائے جو یاد کرے کبھی نہ بھولے مسحور کو پلائے سحر دفع ہو اگر لکھ کر اپنے پاس رکھے تو ہر بلا سے محفوظ رہے۔ دشمنوں پر مظفر و منصور ہو ہر اچھے بُرے کی نظر میں مقبول القول ہو ہر دلعزیز ہو۔ تنویر میں ہے کہ ایک مجلس میں بارہ ہزار مرتبہ یَا اَللّٰہُ یَا ھُوَ کہے کہ جنّ و انس، وحوش و طیور و جملہ مخلوقات مسخر و مطیع ہو، پرندو چرند، درند و انس کرنے لگیں۔ خواص اشیاء و علوم مخفیات و منکشف ہوں۔

۷۵۔ **یَا اَللّٰہُ** یہ نام اسم ذات ہے اور تمام صفات الٰہیہ کا جامع ہے تنویر میں ہے۔ اگر کوئی شخص روزانہ ایک ہزار مرتبہ یا اللہ پڑھے تو مستجاب الدعوات ہو جائے۔ صاحب دلائل تحریر فرماتے ہیں کہ جو کوئی بعد ہر نماز ختم بار پڑھتا رہے صاحب باطن اور کشف ہو جو کوئی تین ہزار ایک سو پچیس ۳۱۲۵ بار اسم کو لکھ کر آٹے میں گولی بنا کر دریا میں ڈالے رکھ دا چاہے چالیس روز میں مراد حاصل ہو (اگرچہ تخت شاہی کی تمنا ہو) دیگر اعمال و وظائف کتاب ہٰذا میں بھی ملیں گے اور حصّہ اوّل نمبر ۱۱۵ و ۱۱۹ اور ایک خاص عمل دست غیب کا نمبر ۱۲۸ پر درج ہے کیونکہ وہ عمل صرف تین یوم کا ہے اس لئے اکثر نظر انتخاب اسی پر ٹھہرتی ہے، چاہیئے کہ اس عمل کو موکل کی حاضری کی نیت سے نہ پڑھے کہ اس زمانہ میں

اعلیٰ حضرت علامہ الشاہ احمد رضا خان بریلوی و دیگر

علماءِ اہلِ سنت کے مجرّب عملیات و تعویذات کا مستند اور

تصحیح شدہ مجموعہ

مرتبہ

علامہ اقبال احمد نوری

تصحیح کنندہ: عبد العزیز مخدوم چشتی

ناشر

روحانی پبلشرز

نورانی مسجد

مین بازار شام نگر چوبرجی، لاہور

این منم یارب که اندر نورِ حق فانی شدم
مطلعِ انوارِ فیضِ ذاتِ سبحانی شدم

ذره ذره از وجودم طالبِ دیدار گشت
تا که من مست از تجلیہائے ربانی شدم

زنگِ غیرت را ز مرآتِ دلم بزدود عشق
تا بکلی واقفِ اسرارِ پنہانی شدم

من چنان بیرون شدم از ظلمتِ ہستیٔ خویش
تا ز نورِ ہستیٔ او آن کہ میدانی شدم

گر ز دودِ نفسِ ظلمت پاک بودم سوختہ
زامتزاجِ آتشِ عشقِ تو نورانی شدم

خلق می گفتند کین رہ را بدشواری روند
ای عفاک اللہ کہ من باری بآسانی شدم

دمبدم روح القدس اندر معینی میدمد
من نمیدانم مگر من عیسیٔ ثانی شدم

دیوان غریب نواز
خواجہ معین الدین چشتی غریب نواز
www.pdfbooksfree.org

روا نیست که عقیده تثلیث و صلیب را که سراسر کفر است بگذارند۔ و بتوحید
خداوند تعالی بگروند و علمای وقت را ببینید که دیگر گروه مذاهب باطله را گذاشته
صرف در پے این چنین نیک مرد که از اہل سنت و جماعت است و بر صراط مستقیم
است و راه ہدایت می نماید افتاده اند و بروے حکم تکفیر سبازند کلام عربی او ببینید که
از طاقت بشریہ خارج است و تمام کلام او مملو از معارف و حقائق و ہدایت است
و از عقائد اہل سنت و جماعت و ضروریات دین ہرگز منکر نیست بعد ازان
فرمودند که مرزا صاحب بر مہدویت خود بسیار علامات بیان کرده مگر از انمیان
دو علامات که بر کتاب خود درج ساخته بیان نموده است بر ترو بدرجه غایت بر
دعوی مہدویت او گواه اند۔ یکے اینکه او گفته که در حدیث شریف آمده است که قال
النبی صلی الله علیه وسلم یخرج المهدی من قریة یقال لها کدعة و یصدق
الله تعالی یجمع اصحابه من اقصی البلاد علی عدة اهل بدر بثلاث مائة
وثلاثة عشر رجلا و معه صحیفة مختومة (ای مطبوعة) فیها عدد اصحابه
باسمائهم وبلادهم وخلالهم یعنی فرمودند نبی صلی الله علیه وسلم برون آید مہدی
از دہی که گفته شده او را کدعه که کدعه در اصل معرب کادیان است. دوم این است
که او میگوید که در دار قطنی این حدیث از امام محمد باقر رضی الله عنه روایت کرده است
که ان لمهدینا آیتین لم تکونا منذ خلق السموات والارض ینکسف
القمر لاول لیلة من رمضان تنکسف الشمس فی النصف منه ہر گاه خسوف
قمر و کسوف شمس بتاریخ ششم ماه اپریل ۱۸۹۴ء ہژده صد و نود و چہار واقع
شد پس مرزا صاحب برای اتمام حجت خود در اطراف و اکناف عالم اشتہار این معنی

ہے۔ جو غیب پر ایمان لاتے ہیں۔

حدیث "کُلُّ اِنَاءٍ یَتَرَشَّحُ بِمَا فِیْہِ"

ہر ایک برتن سے وہی ٹپکتا ہے جو اس میں ہوتا ہے' اور ہر ایک کو فیض فضل کے مراتب کے موافق نصیبہ دیا۔

محمدؐ چو بنی بیابی خدا
خدا را مکن از محمدؐ جدا

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ لیا تو خدا کو دیکھ اور پالے گا۔ خدا کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے جدا نہ سمجھو۔

کیونکہ لولاک اس کی نعت میں وارد ہے۔ اس واسطے کہ نور محمدؐ نور ذات احدی ہے۔ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحٰبِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔

قولہ تعالیٰ مِنَ النَّبِیّٖنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّھَدَآءِ وَالصّٰلِحِیْنَ وَ حَسُنَ اُولٰٓئِکَ رَفِیْقًا"

نبی' صدیق' شہید اور نیک آدمی اچھے رفیق ہوتے ہیں۔

بعد ازاں مصنف تصنیف فقیر باہو فنا فی ہو ولد بازید عرف اعوان ساکن قلعہ شور عرض پرداز ہے کہ یہ چند ایک کلمات تصوف کی صفات' صحیح شناخت حق' معرفت اور ذکر کے بارے میں قرآن شریف اور حدیث کے موافق نفس خبیث اور شیطان ملعون کے دفعیہ کے لئے لکھے گئے ہیں۔ جو سراسر توفیق ہیں۔

کی تاثیر سے (معاذ اللہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حافظہ جاتا رہا۔ یہ ہوگیا اور وہ ہوگیا کسی صورت میں صحیح نہیں ہو سکتیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ کسی خبیث آدمی نے اپنی طرف سے ایسی باتیں ملا دی ہیں۔ گو ہم نظرِ تہذیب سے احادیث کو دیکھتے ہیں لیکن جو حدیث قرآنِ کریم کے برخلاف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عصمت کے برخلاف ہو اس کو ہم کب مان سکتے ہیں۔ اس وقت احادیث جمع کرنے کا وقت تھا۔ گو انہوں نے سوچ سمجھ کر احادیث کو درج کیا تھا مگر پوری احتیاط سے کام نہیں لے سکے۔ وہ جمع کرنے کا وقت تھا لیکن اب نظر اور غور کرنے کا وقت ہے۔ آثارِ نبی جمع کرنا بڑے ثواب کا کام ہے، لیکن یہ قاعدہ کی بات ہے کہ جمع کرنے والے خوب غور سے کام نہیں لے سکتے۔ اب ہر ایک کا اختیار ہے کہ خوب غور اور فکر سے کام لے جو ماننے والی ہو۔ وہ مانے اور جو چھوڑنے والی ہو وہ چھوڑ دے۔ ایسی بات کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر (معاذ اللہ) جادو کا اثر ہوگیا تھا۔ اس سے تو ایمان اُٹھ جاتا ہے۔ خدا تعالےٰ فرماتا ہے اِذْ يَقُوْلُ الظّٰلِمُوْنَ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا رَجُلًا مَّسْحُوْرًا (بنی اسرائیل: ۴۸) ایسی ایسی باتیں کہنے والے تو ظالم ہیں نہ مسلمان۔ یہ تو بے ایمانوں اور ظالموں کا قول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر (معاذ اللہ) سحر اور جادو کا اثر ہوگیا تھا۔ اتنا نہیں سوچتے کہ جب (معاذ اللہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ حال ہے تو پھر اُمّت کا کیا ٹھکانا؟ وہ تو پھر غرق ہوگئی۔ معلوم نہیں ان لوگوں کو کیا ہوگیا ہے کہ جس معصوم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام انبیاء مسِّ شیطان سے پاک سمجھتے آئے ہیں یہ ان کی شان میں ایسے ایسے الفاظ بولتے ہیں۔

مقامِ مریمی

فرمایا:۔

یہ بات تو ہمارے وہم و قیاس میں بھی نہ تھی کہ خدا تعالیٰ نے ہمارا نام مریم رکھا ہے اور پھر اس میں نفخِ رُوح کر کے عیسیٰ پیدا کیا ہے۔

فرمایا:۔

باوجود براہینِ احمدیہ کے ریویو لکھنے کے کسی نے اس پر جرح نہیں کی کہ کیوں مریم نام رکھا۔ اور پھر عجیب بات یہ ہے کہ اسی کتاب میں یٰعِیْسٰٓی اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ وَرَافِعُکَ کا الہام بھی درج ہے مگر اس طرف کسی نے ذرا بھی توجہ نہ کی[1]

○○○○○○○○○○○○○○○○

---

[1] الحکم جلد ۱۱ نمبر ۴۰ صفحہ ۵ مورخہ ۱۰ نومبر ۱۹۰۷ء

کہ مجھے اندیشہ ہوتا ہے کہ کہیں ان کو جنون نہ ہو جاوے۔ جب وہ خط میں پڑھتا ہوں تو بدن کانپ جاتا ہے۔ اللہ کریم نے کاہنوں اور مجنونوں کی جو تردید کی ہے تو اسی واسطے کہ آخر ان کو بھی بعض باتیں معلوم ہو جایا کرتی ہیں۔ انسان کو چاہیئے کہ اپنے تعلق کو خدا تعالیٰ سے پاک کرے۔ زانی، فاسق، فاجر تو بھی توبہ کر سکتے ہیں مگر ایسے لوگ کبھی توبہ نہیں کرتے کیونکہ وہ اپنے آپ کو کچھ سمجھ لیتے ہیں اور ایسی باتوں سے اکڑباز ہو جاتے ہیں۔

الزامی جواب دینے کی وجہ

فرمایا:۔

موقعہ کے مناسب حال بعض اوقات الزامی جوابات دینے پڑتے ہیں۔ جب دل بہت دکھایا جاتا ہے تو عیسائیوں کو متنبّہ کرنے کے لیے کہ اگر جواب انہیں باتوں کو کہا جاتا ہے تو ایسا جواب ہم بھی دے سکتے ہیں۔ انہیں کی کتابوں سے وہ باتیں پیش کی جاتی ہیں اور ایسے جواب قرآن مجید میں بکثرت پائے جاتے ہیں۔ وہ جواب صرف پادریوں کو متنبّہ کرنے کے لیے ہوتے ہیں۔ ورنہ حضرت عیسیٰؑ کو ہم خدا تعالیٰ کا رسول اور خدا تعالیٰ کا مقبول اور برگزیدہ سمجھتے ہیں[1]

۲۳؍اکتوبر ۱۹۰۷ء

(بوقت سیر)

انبیاء پر جادو اثر نہیں کرتا

ایک شخص نے سوال کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کافروں نے جو جادو کیا تھا۔ اس کی نسبت آپ کا کیا خیال ہے؟

حضرت اقدس نے فرمایا کہ:۔

جادو بھی شیطان کی طرف سے ہوتا ہے۔ رسولوں اور نبیوں کی یہ شان نہیں ہوتی کہ ان پر جادو کا کچھ اثر ہو سکے۔ بلکہ ان کو دیکھ کر جادو بھاگ جاتا ہے جیسے کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے لَا يُفْلِحُ السَّاحِرُ حَيْثُ اَتٰى (طٰہٰ: ۷۰) دیکھو حضرت موسیٰؑ کے مقابل پر جادو تھا۔ آخر موسیٰؑ غالب ہوا کہ نہیں؟ یہ بات بالکل غلط ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ پر جادو غالب آگیا۔ ہم اس کو کبھی نہیں مان سکتے۔ آنکھ بند کر کے بخاری اور مسلم کو مانتے جانا یہ ہمارے مسلک کے برخلاف ہے۔ یہ تو عقل بھی تسلیم نہیں کر سکتی کہ ایسے عالی شان نبی پر جادو اثر کر گیا ہو۔ ایسی باتیں کہ اس جادو

---

[1] الحکم جلد ۱۱ نمبر ۳۹ صفحہ ۷،۸ مورخہ ۱۰؍نومبر ۱۹۰۷ء

ملفوظات

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی

مسیح موعود و مہدی معہود

بانی جماعت احمدیہ

جنوری ۱۹۰۶ء تا مئی ۱۹۰۸ء

جلد پنجم

اور وہ فوراً فوراً واجب ہے اور جب تک نہ کرے واجب ہی رہے گا چاہے جس میعاد تک کے لیے نکاح کیا ہے نہ آئے یا آئے یا گزر جائے میعاد آنے پر بھی آپ سے آپ فسخ نہ ہو جائے گا اس نکاح کو چھوڑ کر بروجہ صحیح نکاح جب چاہیں کر سکتے ہیں میعاد سے پہلے خواہ بعد۔ بغیر اس کے حرام سے باہر نہ ہوں گے۔ یہ سب اس صورت میں ہے کہ نفس عقد نکاح میں ایک مدت تک کی قید مذکور ہو اور اگر نکاح بے قید مدت کیا اور دل میں یہ ہے کہ اتنے دنوں کیلئے کرتا ہوں پھر چھوڑ دوں گا یا عقد نکاح میں ایک مدت کے بعد طلاق دینے کی شرط لگائی مثلاً تجھ سے نکاہ کیا اس شرط پر کہ اتنے دنوں بعد طلاق دیدوں گا یا پہلے باہم گفتگو ہوئی تھی کہ اتنے دنوں کے لئے نکاح کر لیں پھر نکاح مطلق بلا قید کیا تو ان سب صورتوں میں وہ نکاح صحیح ہوا اور نفس نکاح سے مہر جتنا بندھا ہے ذمہ شوہر پر آیا اور اس وقت آنے پر طلاق نہ ہوگی جب تک نہ دے گا اور اس میعاد کے بعد عورت کو ہمیشہ اسی پہلے نکاح پر رکھ سکتا ہے۔ درمختار میں ہے[1] بطل النكاح متعه وموقت وان جهلت المدة اوطالت في الاصح وليس منه مالو نكحها على آن يطلقها بعد شهرا ونوى مكثه معها مدة معينة ہدایہ میں ہے النکاح[2] الموقت باطل وقال رفر صحيح لازم لان النكاح لا يبطل بالشروط الفاسدة ولنا انه اتى بمعنى المتعة والعبرة في العقود للمعاني مجتبیٰ پھر بحر پھر ردالمحتار میں ہے[3] كل نكاح اختلف العلماء في جوازه كالنكاح بلا شهود فالدخوله فيه موجب للعدة درمختار میں ہے[4] يجب مهر المثل في نكاح فاسد بالوطء في القبل لا بغيره كالخلوة لحرمة وطئها ولم يزدعلي المسمى لرضا ها بالحط ولو كان دون المسمى

---

[1] ترجمہ متعہ باطل ہے یونہی جو نکاح ایک وقت تک کی شرط سے کیا جائے درست نہیں اگرچہ وہ کوئی معین مدت نہ ہو جب بھی صحیح یہی ہے کہ صحیح نہیں اور اگر اس شرط پر نکاح مثلاً ایک مہینے بعد اسے طلاق دے دوں گا یا دل میں یہ نیت ہے کہ اتنی مدت تک کیلئے نکاح کرتا ہوں تو ہرج نہیں[2] ترجمہ ایک وقت کی شرط کا نکاح فاسد ہے اور امام زفر نے کہا صحیح ولازم ہے اس لئے کہ نکاح فاسد شرطوں سے فاسد نہیں ہوتا اور ہمارے امام کی یہ دلیل ہے کہ جب اس نے ایک مدت تک کی شرط سے نکاح کیا تو یہی مضمون متعہ ہے اور عقدوں میں معنے ہی کا اعتبار ہے تو گویا اس نے متعہ کیا اور متعہ باطل ہے[3] ترجمہ ہر وہ نکاح جس کے جواز میں اماموں کا خلاف ہو جیسے بے گواہوں کے نکاح اس میں وطی واقع ہونے سے عدت واجب ہو جائے گی[4] ترجمہ نکاح فاسد میں مہر مثل واجب ہوتا ہے نہ صرف خلوت وغیرہ مثل بوس و کنار سے بلکہ خاص فرج میں داخل کرنے سے اس لئے کہ اس کی صحبت حرام ہے اور وہ مہر مثل باندھے ہوئے مہر سے زیادہ نہ دلایا جائے گا کہ زیادتی ساقط کرنے پر عورت خود راضی ہو چکی اور اگر مہر مثل باندھے ہوئے مہر سے کم ہے تو صرف مہر مثل دلائیں گے کہ عقد فاسد ہونے کے سبب مقدار مہر کا جو تعین اس میں ہوا تھا وہ بھی فاسد ہے اور مرد و عورت ہر ایک کو اس کے فسخ کرنے کا اختیار ہے اور وہ فسخ نہ کریں تو قاضی پر واجب ہے کہ انہیں جدا کرے اور اگر وطی کر چکا ہے تو عدت اس وقت سے واجب ہوگی جب حاکم ان کو جدا کر دے یا شوہر عورت کو چھوڑ دے۔

فتاویٰ افریقہ

اعلیٰ حضرت مولانا

شاہ محمد احمد رضا قادری بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

مکتبہ نوریہ رضویہ۔ گلبرگ اے فیصل آباد

041-626046

صَلٰوۃُ الْاَسْرار

(۱) حاجت پُوری ہونے کے لئے نمازِ اَسْرار بھی نہایت ہی مُؤَثّر ہے، اگر کسی جائز مقصد کیلئے صِدقِ نیّت سے یہ نَماز ادا کر لی جائے تو اس سے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عزوجل وہ مقصد ضرور پورا ہوگا۔ اس نماز کو نَمازِ غوثیہ بھی کہتے ہیں، یہ نماز بے شُمار عُلَماء ومشائخ سے مَنقول ہے، اِس نماز کے راوی خود حُضُور غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ ہیں۔

نمازِ غوثیہ ادا کرنے کا طریقہ

مغرِب کی نماز کے تین فرض اور سُنّتیں پڑھ کر دو رَکعت نَفل ادا کیجئے اور بہتر یہ ہے کہ اَلْحَمْد کے بعد ہر رَکعت میں گیارہ گیارہ بار سُورۂ اِخلاص پڑھیں۔ سلام پھیرنے کے بعد اللہ عزوجل کی حَمد وثنا کریں پھر سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم پر گیارہ بار دُرود وسلام عرض کریں اور گیارہ بار یہ کہیں:۔

یَارَسُوْلَ اللّٰہِ یَانَبِیَّ اللّٰہِ اَغِثْنِیْ وَامْدُدْنِیْ فِیْ قَضَاءِ حَاجَتِیْ یَاقَاضِیَ الْحَاجَاتِ ط

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یا نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میری فریاد کو پہنچئے اور میری مَدد کیجئے!
میری حاجت پُوری ہونے میں۔ اے تمام حاجتوں کو پورا کرنے والے!

پھر عِراق شریف (بغدادِ معلّٰی) کی جانب گیارہ قدم چلیں ہر قدم پر یہ کہیں:۔

یَاغَوْثَ الثَّقَلَیْنِ وَکَرِیْمَ الطَّرَفَیْنِ اَغِثْنِیْ وَامْدُدْنِیْ فِیْ قَضَآءِ حَاجَتِیْ یَا قَاضِیَ الْحَاجَاتِ ط

اے جِنّ واِنس کے فریادرس رضی اللہ عنہ ! اور اے (ماں اور باپ) دونوں طرف سے بُزرگ! میری فریاد کو پہنچئے اور میری مَدد کیجئے میری حاجت پوری ہونے میں اے حاجتوں کے پُورا کرنے والے۔

پھر تاجدارِ مدینہ، سُرورِ سینہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وَسیلۂ جلیلہ سے اللہ عزوجل سے دُعا کریں۔ (بہارِ شریعت)

اعلیٰ حضرت مولٰینا شاہ احمد رضا خان علیہ الرحمۃ الرحمٰن اِسی نمازِ دوگانہ کے بارے میں فرماتے ہیں:۔

حُسنِ نیّت ہو خطا تو کبھی کرتا ہی نہیں
آزمایا ہے یگانہ ہے دوگانہ تیرا

نوافل کے فضائل و آداب کا روح پرور مجموعہ

فضائلِ نوافل

فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران پرانی سبزی منڈی کراچی فون: 4921389-90-91
شہید مسجد کھارادر کراچی فون: 2203311-2314045
FAX: 2201479
maktaba@dawateislami.net
www.dawateislami.net
مکتبۃ المدینہ

وحجت بر جبہ بر علمائے و صلحائے تمام روئے زمین گرفتہ است و میگوید کہ چنین شنید
کہ این چنین شیخ اکبر و اعظم کہ مقتدای تمام جہان است بر صحت حال من اقرار دارد و مرا
از عباد اللہ الصالحین داند پس حضور را باید کہ بار دیگر انکار ندارند و بعلمائے جہان حمایت
فرمایند بدین طریق کہ برین فتاوای کہ ما بر رد و انکار او نوشتہ ایم حضور بر کفر او فتوی
خود نویسند گر حضور خواجہ ابقاہ اللہ تعالی ببقائہ برین فتوا اند کو اصلاً دستخط خود نہ کردند بعد ازاں
حضور خواجہ ابقاہ اللہ تعالی ببقائہ فرمودند کہ عبد الجبار و عبد الحق کہ آنہا را مردم وہابی میگویند
نزد من خطوط فرستادہ بودند کہ شما مرزا صاحب قادیانی را چرا من عباد اللہ الصالحین
نوشتہ اید من در جواب اوشان نوشتہ بودم کہ من چنانچہ مرزا صاحب را من عباد اللہ الصالحین میدانم شما را نیز
من عباد اللہ الصالحین می انگارم اگرچہ شما را مردم وہابی میخوانند بعد ازاں نماز عصر را بجماعت
گزاردند مولوی غلام دستگیر برخاست و بر وثاق خود برفت آنگاہ حضور خواجہ ابقاہ اللہ
تعالی ببقائہ فرمودند کہ مولوی غلام دستگیر و دیگر مولویان و علما نیز بر حق ہستند چہ ایشان ہم
جہت دین و شریعت جوشش میکنند و کوشش بسیار زنند و ہمین علمائے بودند کہ
ہمچون شیخ منصور را رضی اللہ تعالی عنہ را بر دار کشیدند آنگاہ فرمودند کہ مرزا غلام احمد
قادیانی ہم بر حق است و در معاملہ خود راست و صادق است و ہشت پاس در عبادت
حق سبحانہ غرق است و جہتہ ترقی اسلام و اعلائے امر دین متساعی بیجان است
ہیچ امر در وے مذموم و قبیح نمی بینم اگر دعوی مہدویت و عیسویت کردہ است آنہم
ازان امر است کہ جائز است از مقبوس شصت و ہفتم تا این جا ہر چہ مرقوم گردیدہ است
استحضار آن زمان است کہ حضور خواجہ ابقاہ اللہ تعالی ببقائہ و نفعنا و ایاکم ببقائہ
بتقریب دعوت نواب صاحب صادق محمد خان عباسی والی ریاست بہاولپور کہ مرید

حق موجود و مشہود

ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ

ارباب شریعت و طریقت را مژدۂ ہدایت و اصحاب معرفت و حقیقت را نوید سعادت باد کہ دریں
زمان فیض اقتران کتاب مستطاب لب الالباب احادیث و قرآن گلشن ازہار ذوق و وجدان
مخزن اسرار توحیدی مسمی بہ مقابیس المجالس المعروف بہ

اشارات فریدی

از ملفوظات قطب مدار غوث روزگار سلطان العارفین خلیفۃ اللہ فی السموات والارضین مرکز
فلک الولایۃ والعرفان المتصرف فی الاکوان روح المعرفت قلب الحقیقۃ نور فیض وجود
بحت ذات مقدس حضور اقدس قبلۂ اہل توحید حضرت خواجہ غلام فرید رضی اللہ تعالی عنہ کہ جمع
کردہ بندہ رکن الدین پر ہار سونگی ثبتہ اللہ تعالی علی الصدق والیقین است بفرمان ہدایت
بنیان سند الکاملین حجۃ الواصلین قطب الموحدین شیخ الاسلام محبوب الٰہی مورد انوار نامتناہی حضرت
خواجہ محمد بخش سجادہ نشین دام فیضہ ومتع اللہ الناس بطول بقائہ بحسن توجہ افتخار الملک فخر الامراء
صاحبزادہ محمد عبد العلیم خان صاحب بہادر امیر ٹونک سلمہ ربہ

در مطبع مفید عام آگرہ باہتمام محمد قادر علیخان صوفی طبع شد

سنہ ۱۳۲۰ھ

للتخصيص كأنه قيل: وبالنجم خصوصاً هؤلاء، خصوصاً يهتدون، فالاعتبار بذلك والشكر عليه ألزم لهم وأوجب عليهم.

﴿أَفَمَن يَخْلُقُ كَمَن لَّا يَخْلُقُ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ﴿١٧﴾﴾.

﴿أَفَمَن يَخْلُقُ كَمَن لَّا يَخْلُقُ﴾ إنكار بعد إقامة الدلائل المتكاثرة على كمال قدرته وتناهي حكمته، والتفرد بخلق ما عدد من مبدعاته لأن يساويه ويستحق مشاركته ما لا يقدر على خلق شيء من ذلك بل على إيجاد شيء ما، وكان حق الكلام أفمن لا يخلق كمن يخلق، لكنه عكس تنبيهاً على أنهم بالإشراك بالله سبحانه وتعالى جعلوه من جنس المخلوقات العجزة شبيهاً بها، والمراد بمن لا يخلق كل ما عبد من دون الله سبحانه وتعالى مغلباً فيه أولو العلم منهم أو الأصنام، وأجروها مجرى أولي العلم لأنهم سموها آلهة ومن حق الإله أن يعلم، أو للمشاكلة بينه وبين من يخلق أو للمبالغة وكأنه قيل: إن من يخلق ليس كمن لا يخلق من أولي العلم فكيف بما لا علم عنده، ﴿أَفَلَا تَذَكَّرُونَ﴾ فتعرفوا فساد ذلك فإنه لجلائه كالحاصل للعقل الذي يحضر عنده بأدنى تذكر والتفات.

﴿وَإِن تَعُدُّوا نِعْمَةَ اللَّهِ لَا تُحْصُوهَا ۗ إِنَّ اللَّهَ لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿١٨﴾ وَاللَّهُ يَعْلَمُ مَا تُسِرُّونَ وَمَا تُعْلِنُونَ ﴿١٩﴾﴾.

﴿وَإِن تَعُدُّوا نِعْمَةَ اللَّهِ لَا تُحْصُوهَا﴾ لا تضبطوا عددها فضلاً أن تطيقوا القيام بشكرها، أتبع ذلك تعداد النعم وإلزام الحجة على تفرده باستحقاق العبادة تنبيهاً على أن وراء ما عَدَّدَ نعماً لا تنحصر، وأن حق عبادته تعالى غير مقدور. ﴿إِنَّ اللَّهَ لَغَفُورٌ﴾ حيث يتجاوز عن التقصير في أداء شكرها. ﴿رَّحِيمٌ﴾ لا يقطعها لتفريطكم فيه ولا يعاجلكم بالعقوبة على كفرانها.

﴿وَاللَّهُ يَعْلَمُ مَا تُسِرُّونَ وَمَا تُعْلِنُونَ﴾ من عقائدكم وأعمالكم، وهو وعيد وتزييف للشرك باعتبار العلم بعد تزييفه باعتبار القدرة.

﴿وَالَّذِينَ يَدْعُونَ مِن دُونِ اللَّهِ لَا يَخْلُقُونَ شَيْئًا وَهُمْ يُخْلَقُونَ ﴿٢٠﴾ أَمْوَاتٌ غَيْرُ أَحْيَاءٍ ۖ وَمَا يَشْعُرُونَ أَيَّانَ يُبْعَثُونَ ﴿٢١﴾﴾.

﴿وَالَّذِينَ تَدْعُونَ مِن دُونِ اللَّهِ﴾ أي والآلهة الذين تعبدونهم من دونه. وقرأ أبو بكر «يدعون» بالياء. وقرأ حفص ثلاثتها بالياء. ﴿لَا يَخْلُقُونَ شَيْئاً﴾ لما نفى المشاركة بين من يخلق ومن لا يخلق بين أنهم لا يخلقون شيئاً لينتج أنهم لا يشاركونه، ثم أكد ذلك بأن أثبت لهم صفات تنافي الألوهية فقال: ﴿وَهُمْ يُخْلَقُونَ﴾ لأنهم ذوات ممكنة مفتقرة الوجود إلى التخليق، والإله ينبغي أن يكون واجب الوجود.

﴿أَمْوَاتٌ﴾ هم أموات لا تعتريهم الحياة، أو أموات حالاً أو مآلاً. ﴿غَيْرُ أَحْيَاءٍ﴾ بالذات ليتناول كل معبود، والإله ينبغي أن يكون حياً بالذات لا يعتريه الممات. ﴿وَمَا يَشْعُرُونَ أَيَّانَ يُبْعَثُونَ﴾ ولا يعلمون وقت بعثهم، أو بعث عبدتهم فكيف يكون لهم وقت جزاء على عبادتهم، والإله ينبغي أن يكون عالماً بالغيوب مقدراً للثواب والعقاب، وفيه تنبيه على أن البعث من توابع التكليف.

﴿إِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ ۚ فَالَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ قُلُوبُهُم مُّنكِرَةٌ وَهُم مُّسْتَكْبِرُونَ ﴿٢٢﴾ لَا جَرَمَ أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّونَ وَمَا يُعْلِنُونَ ۚ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْتَكْبِرِينَ ﴿٢٣﴾﴾.

﴿إِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ﴾ تكرير للمدعى بعد إقامة الحجج. ﴿فَالَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ قُلُوبُهُم مُّنكِرَةٌ وَهُم

أنوار التنزيل وأسرار التأويل

المعـــروف

بتفسير البيضاوي

تأليف

ناصر الدين أبي الخير عبد الله بن عمر بن محمد

الشيرازي الشافعي البيضاوي

(ت ٦٩١ هـ)

إعداد وتقديم

محمد عبد الرحمن المرعشلي

طبعة جديدة مصححة ومنقحة وضع التفسير فيها تحت آيات القرآن

الكريم من المصحف العثماني

دار إحياء التراث العربي — مؤسسة التاريخ العربي

بيروت

سے بے خبری کو وصال کہتے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ کہ سینے' شکم اور دماغ میں فلاں مقام سر ہے۔ فلاں مقام خفی' اور فلاں مقام مخفی اور یہ مقام قلب' یہ مقام روح' یہ مقام نفس' یہ مقام قربانی اور یہ مقام سلطانی ہے۔ ایسے لوگ خام خیال اور بے تفکر اور بے احوال ہیں۔ وہ رحمانی باطنی مقامات اور دنیاوی اور شیطانی خطرات میں تمیز نہیں کرتے۔ ایسے لوگ ہرگز ہرگز اہل قلب کہلانے کے مستحق نہیں۔ بلکہ بے توحید اور اہل کلب ہیں۔ اور بسبب تقلید طالب دنیا ہیں۔

شرح ذکر توحید

اہل توحید صاحب ہدایت' غنایت اور تحقیق ہوتے ہیں۔ اور اہل تقلید صاحب دنیا' اہل شکایت اور مشرک ہوتے ہیں۔ واضح رہے۔ کہ تقلیدی ذکر' مرشد خام صاحب تقلید اور سکر اور ذکر کی گرمی سے وجود میں مستی پیدا ہوتی ہے۔ اور فکر سے فضیحت اور انانیت' اس کی ابتدا نفس اور شیطان رجیم سے ہوتی ہے۔ کیونکہ اس میں انانیت اور حرص و ہوا ہے۔ یہ دونوں مراتب دیوانگی اور مستی قلبی ذکر اور سیدھی راہ چلنے سے باز رکھتے ہیں۔ نیز طریقت بجتی تسلیم اور رحمت و قرب الٰہی سے باز رکھتے ہیں۔ جب تک ذاکر اللہ تعالیٰ کا منظور نظر نہ بنے تب تک اس پر ذکر ثابت نہیں ہوتا۔ اور جب تک وہ اسم اللہ ذات کے تصور سے معرفت' تجلیات' توحید اِلَّا اللّٰہُ' مراقبہ استغراق' مجلس نبوی

ہیں۔ یہی ترجمہ ہے عبارت ''مجمع بحار الانوار'' کا اور اصل عبارت بھی حاشیہ میں منقول ہے جس سے مرزاجی اور مرزائیوں کا قدم بقدم ہونا پہلے کاذب مہدی و جعلی مسیح سے ثابت ہو کر ان کے دعویٰ مہدویت و مسیحیت کی بواقعی تردید و بطالت تحقق ہو گئی۔ اللھم یا ذالجلال والاکرام یامالک الملک جیسا کہ تو نے ایک عالم ربانی حضرت محمد طاہر مؤلف ''مجمع بحار الانوار''[1] کی دعا اور سعی سے اس مہدی کاذب اور جعلی مسیح کا بیڑا غارت کیا تھا ویسا ہی دعا والتجاء اس فقیر قصوری کان اللہ لہ سے (جو سچے دل سے تیرے دین متین کی تائید میں حتی الوسع سائی ہے) مرزا قادیانی اور اس کے حواریوں کو توبہ نصوح کی توفیق رفیق فرما اور اگر یہ مقدر نہیں تو ان کو مورد اس آیت فرقانی کا بنا فقطع دابر القوم الذین ظلموا والحمدللہ رب العلمین انک علی کل شئی قدیر وبالاجابۃ جدیر۔ آمین۔

ہر چند اب دوسرے ہفوات ان مشتہرین کے رد کی کچھ حاجت نہیں رہی ابن تیم وغیرہ تو مسلم الثبوت نہیں ہیں شاہ ولی اللہ محدث پر تو زا بہتان اگر ان کی کسی تصنیف کا حوالہ ہوتا تو ہم اس کی بھی تردید کر کے مرزائیوں کی کج فہمی و دھوکہ دہی ثابت کر دکھاتے مگر تفسیر حسینی کی سند کا جواب سن لو۔

---

[1] مجمع بحار الانوار کے جھوٹے مہدی اور جعلی عیسیٰ اور مرزا قادیانی کے دعا میں بہت وجوہ سے کمال مطابقت ہے صرف اتنا ہے کہ اس سے پیشتر مہدی اور عیسیٰ دو علیحدہ علیحدہ شخص تھے مرزاجی نے سب کے برخلاف ان دونوں کو ایک بنا کر خود مہدی و عیسیٰ بن گئے پہلوں نے علماء دین کے قتل کرائے تھے مرزا کو یہ طاقت نہیں اس نے علماء کو مغلظ گالیاں دیں اور یہود سیرت اور بے ایمان وغیرہ اپنی کتابوں میں لکھنا شروع کر دیا ہے اور اس پر جاء افسوس نہیں ہے جب یہ شخص مسیح علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام جیسی انبیاء اولوالعزم کو خاص گالیاں دینے سے نہیں شرماتا تو علماء دین اس کے آگے کیا حقیقت رکھتے ہیں۔

انا خاتم النبیین لا نبی بعدی . الحدیث
عقیدۃ ختم النبوۃ
جلد اول
الناشر
کراتشی باکستان

فتحِ رحمانی بہ دفعِ کیدِ کادیانی

(سنِ تصنیف: 1896ء / ۱۳۱۴ھ)

تصنیفِ لطیف

حضرت علامہ مولانا مفتی غلام دستگیر ہاشمی نامی لاہوری
قریشی صدیقی نقشبندی حنفی قصوری رحمۃ اللہ علیہ

نے میری نسبت قطعی حکم لگایا کہ اگر وہ کاذب ہے تو ہم سے پہلے مرے گا اور ضرور ہم سے پہلے مرے گا کیونکہ کاذب ہے۔ مگر جب ان تالیفات کو دنیا میں شائع کر چکے تو پھر بہت جلد آپ ہی مر گئے۔'' (ضمیمہ تحفہ گولڑویہ:۹، روحانی خزائن، ج ۱۷، ص:۴۵)

مرزا قادیانی نے اپنی دیگر کتب میں بھی بارہا اس کا ذکر کیا اور اس کے حواریوں نے بھی بہت پروپیگنڈہ کیا مگر آج تک مرزا اور اس کی ذریت اپنے اس دعویٰ کو ثابت نہیں کر سکی۔ 'فتح رحمانی' میں کہیں بھی ان الفاظ سے دعا نہیں ملتی ''دونوں میں سے جو جھوٹا ہے خدا اس کو ہلاک کر دے''۔ البتہ مولانا قصوری کی دعا کے یہ الفاظ ضرور موجود ہیں:

''اللّٰھم یا ذا الجلال والاکرام یا مالک الملک جیسا کہ تُو نے ایک عالم ربانی حضرت محمد طاہر مؤلف ''مجمع بحار الانوار'' کی دعا اور سعی سے اس مہدی کاذب اور جعلی مسیح کا بیڑا غارت کیا تھا ویسا ہی دعا و التجاء اس فقیر قصوری کان اللہ لہ سے مرزا قادیانی اور اس کے حواریوں کو توبہ نصوح کی توفیق رفیق فرما اور اگر یہ مقدر نہیں تو ان کو مورد اس آیت فرقانی کا بنا فقطع دابر القوم الذین ظلموا. والحمدللّٰہ رب العلمین انک علی کل شیٔ قدیر وبالاجابۃ جدیر. امین'' (فتح رحمانی بہ دفع کید کادیانی:۲۶ مطبوعہ مطبع لودیانہ)

۱۹۔ اقامہ البرھان فی رد من قال بتحریف القرآن المعروف بہ تحریف قرآن کا جواب [۱۳۰۲ھ]

یہ رسالہ ۱۲ صفحات سن ۱۳۰۲ ہجری/۱۸۸۴ء میں ایک پادری کے رسالہ ''تحریف القرآن'' کے رد میں تحریر فرمایا، پادری نے اپنے رسالہ میں لکھا:

''محمدی دعویٰ کرتے ہیں کہ انجیل تبدیل ہوگئی ہے اور ہمارا قرآن صحیح اور درست ہے مگر جب ہم پوچھتے ہیں کہ کس وقت انجیل کی تبدیلی ہوئی اور کن لوگوں نے اس کو تبدیل کیا اور ان کا مطلب کیا تھا اور کون سی باتیں ہیں جو پہلے اور طرح تھیں اب اس طرح بدل گئیں اور اصل انجیل کہاں ہے۔'' (تحریف القرآن کا جواب:۲)

مرتبین
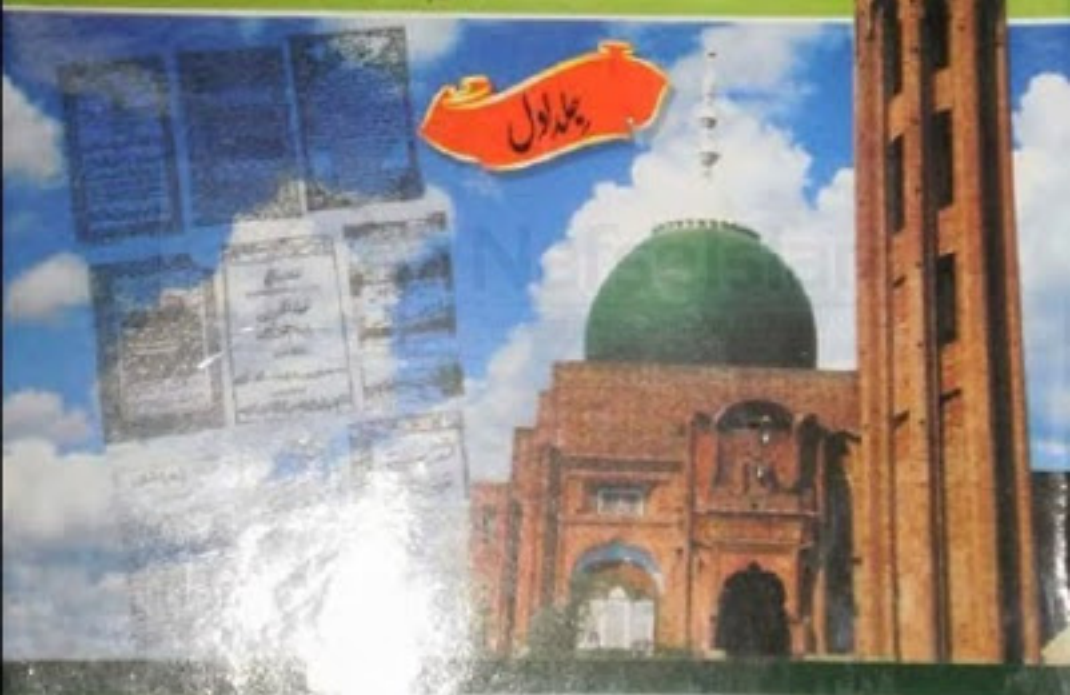
محمد افروز قادری چریاکوٹی
محمد سعید صابر نعیمی
محمد ثاقب رضا قادری

اکبر بک سیلرز لاہور

جزیران ۹۴۳ سنہ رومی فوسوتینتالیس رومی اسکندرانی، ہشتم جون ۶۳۲ سنہ چھ سو بتیس عیسوی تھی۔
واللہ سبحٰنہ وتعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۲۲۴ از فیروز پور محلہ پیراں والا مسئولہ غیاث اللہ شاہ دبیر انجمن تعلیم الدین والقرآن علی مذہب النعمان ، رمضان ۱۳۳۹ھ۔

مشہور ہے کہ حضور پرنور شافع یوم النشور صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت بارھویں ربیع الاول کو ہوئی ہے چنانچہ تواریخ حبیب الٰہ اور مولود برزنجی میں یہی لکھا ہے اور اذاقۃ الآثام کے ص ۱۰۱ پر لکھا ہے کہ:

"مولٰینا رفیع الدین خاں مراد آبادی اپنے سفر کے حالات میں تحریر کرتے ہیں کہ بارھویں تاریخ ربیع الاول کو حرمین شریفین میں یہ محفل منعقد ہوتی ہے۔"

مگر زید کہتا ہے کہ دراصل پیدائش کی تاریخ ۹ ربیع الاول ہے اور سال فیل کے حساب کرنے سے ۹ تاریخ ربیع الاول کی آتی ہے اس لئے ۱۲ ربیع الاول جو روز وفات ہے عید میلاد کرنی ممنوع ہے اور ایک کتاب رحمۃ للعالمین ایک شخص نے شملہ میں حال میں لکھی ہے اس میں بھی ۹ تاریخ ولادت بحساب سال فیل تحریر کیا ہے اور شبلی نعمانی نے بھی اپنی سوانح میں ایسا درج کیا ہے تو اب ان میں صحیح اور معتبر کون سی تاریخ ہے؟ اور اگر دراصل ۹ تاریخ ولادت تو کیا عید میلاد ۹ کو کی جایا کرے؟ بیّنوا توجروا (بیان فرماؤ اجر دیئے جاؤ گے۔ ت)

الجواب

شرع مطہر میں مشہور بین الجمہور ہونے کے لئے وقعت عظیم ہے اور مشہور عند الجمہور ہی ۱۲ ربیع الاول ہے اور علم ہیأت وزیجات کے حساب سے روز ولادت شریف ۸ ربیع الاول ہے کما حققناہ فی فتاوٰنا (جیسا کہ ہم نے اپنے فتاوٰی میں اس کی تحقیق کر دی ہے۔ ت) یہ جو شبلی وغیرہ نے ۹ ربیع الاول لکھی کسی حساب سے صحیح نہیں۔ تعامل مسلمین حرمین شریفین و

عہ یعنی اس وقت جو شمار رائج تھا اس کے حساب سے ۸ جون اور اصلی حساب سے ۱۲ تھی زیج بہادر خانی سے بستم جون آتی ہے مگر یہ اس کی غلطی ہے کہ ہم نے اپنے رسالہ "تحقیقات سال مسیحی" میں واضح کیا ہے ۱۲ منہ غفرلہ

لہ عقد الجوہر فی مولد النبی الازہر جامعہ اسلامیہ لاہور ص ۲۱

لہ اذاقۃ الآثام

تحقیقاتِ نادرہ پر مشتمل عظیم الشان فقہی انسائیکلوپیڈیا

اَلْعَطَایَا النَّبَوِیَّۃ فِی الْفَتَاوٰی الرَّضَوِیَّۃ

فتاویٰ رضویہ

تصنیف لطیف: اعلیٰ حضرت، مجدد امام احمد رضا

ALAHAZRAT NETWORK

www.alahazratnetwork.org

حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے بچے کے فوت ہونے کی آپ کو اطلاع دی تو آپ نے اَعَرَّسْتُمُ اللَّیْلَۃَ فرمایا کہ کیا تم نے جماع کیا ہے آپ کے اس ارشاد سے ثابت ہؤا کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم زوجین کے جنت ہونے کے وقت بھی حاضر وناظر ہوتے ہیں یہ علیحدہ امر ہے کہ آپ مثل کراماً کاتبین ایسے واقعات سے اپنی نظر کو محفوظ فرمالیں۔

۷۔ ابوداؤد ۱۴۷-۱۴۶/۱ } عبد اللہ ابن مسعودؓ سے روایت ہے۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز میں تشہد کے وقت ان کلمات پڑھنے کا ارشاد فرمایا۔ اور ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم ہمیں ایسے تشہد سکھاتے تھے۔ جیسے قرآن کی سورۃ اور تشہد کے لفظ کو ہی نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اس جملہ کیواسطے مقرر فرمایا۔ کہ اس جملہ میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے حاضر وناظر ہونے پر واضح دلیل ہے اسی مطابقت کی وجہ سے ان کلمات کا نام تشہد رکھا گیا۔ اور حقیقت یہ ہے کہ جب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اللہ کے روبرو حاضر ہوئے تو یہ کلمات آپ کی حضوری کے اللہ تعالےٰ نے استعمال فرمائے۔ اور وہی کلمات آپ کی حضوری والے آپ نے اپنی اُمت کو ارشاد فرمائے وہ کلمات یہ ہیں مذکورہ بالا صفحہ پہ اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّیِّبٰتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ۔ جب نمازی تشہد کے وقت بیٹھتا ہے تو اس کی حالت کچھ اور ہوتی ہے یعنی باوضو ہونا۔ قبلہ رُخ ہونا نمازِ الٰہی میں مشغول ہونا اور گھٹنوں کے بل بیٹھ کر مؤدبانہ انداز سے کہے۔ کہ اے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کی ذات پر سلام ہو اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں ہوں اب نمازی کا اس نماز کی حالت میں ہر وقت کی تبدیلی پر یعنی ہر نماز میں اور ہر دو رکعت کے بعد نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے حاضر وناظر ہونے کا اقرار کرنا پڑتا ہے۔ اور سلام ندائیہ کہنا پڑتا ہے سلام سے فارغ ہونے کے بعد اس عقیدہ سے متنفر ہونا یہ عین نفاق کی دلیل ہے۔ حالانکہ غیر مقلدین کے بڑے وہابی نواب صدیق حسن خاں بھوپالی بھی یہی لکھتے ہیں۔

استدلال بحق شعر

از:۔ غزالی زمان علامہ سید احمد سعید شاہ صاحب کاظمی رحمتہ اللہ علیہ

گر محمد نے محمد کو خدا مان لیا
پھر تو سمجھو کہ مسلمان ہے دغا باز نہیں

سلام مسنون' دعا۔

حضرت قبلہ خواجہ محمد یارؒ صاحب کا وہ شعر جو تم نے لکھا ہے' اور اسی جیسی دوسری عبارات (جو مسلم بین الفریقین علماء کی کتابوں میں بکثرت پائی جاتی ہیں) مسئلہ وحدۃ الوجود پر مبنی ہیں' جس کا خلاصہ یہ ہے کہ تعینات سے قطع نظر کر کے موجود حقیقی یعنی مابہ الموجودیت حق سبحانہ و تعالیٰ کے سوا کچھ نہیں۔ ہر شے کا یہی حال ہے کہ تعینات کا انتفا ہو جائے تو حقیقت حقہ کے سوا کچھ نہ ہوگا' اس میں نبی غیر نبی حتیٰ کہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی بھی خصوصیت نہیں' لیکن عالم خلائق مظاہر ناقصہ ہیں۔ اور اولیائے کرام اپنے مراتب کے لحاظ سے کامل مظہر ہیں' اور انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام ان سے زیادہ مظاہر کمال اور جمیع کائنات سے اکمل و افضل مظہریت حضور سید عالم ﷺ کے لیے حاصل و ثابت ہے۔ اس لیے کہ کمل امور اضافیہ یعنی سے ہے۔ دیکھئے خواجہ محمد یارؒ صاحب کے شعر کا مضمون حضرت شیخ اکبر محی الدین ابن عربی رضی اللہ عنہ کے کلام میں ہے۔ فتوحات مکیہ جلد ثانی ص 167' **انت تحسبه محمد العظیم الشان کما تحسب السراب ماء وهو ماء فی رای العین فاذجئت محمدا لم تجد محمدا وجدت الله فی صورة محمدية رئيته برؤية محمدية**' یعنی تم محمد عظیم الشان ﷺ کو محمد گمان کرتے ہو جیسے کہ تم

نیست جز مصطفیٰ مراد دگر
ہست در دو جہاں محمد یار
تصنیف

رام چندر جی اور کرشن جی

اس کے بعد کسی نے عرض کیا کہ سری کرشن جی اور رام چندر صاحب فقیر اور درویش تھے یا نہیں۔ آپ نے فرمایا کہ تمام اوتار اور رشی لوگ اپنے اپنے وقت کے پیغمبر اور نبی تھے اور ان میں سے ہر ایک کے

بقیہ صـــ۔ یہ دونوں مقداریں دو علیحدہ علیحدہ مقامات کے متعلق ہیں۔ کسی تیسرے اور چوتھے مقام کے لیے یوم کی تعداد اس سے بھی مختلف ہو سکتی ہے۔ اسی طرح عالم بالا کے ہر مقام کے متعلق یوم کی مدت مختلف ہو سکتی ہے۔

لیکن قرآن مجید کی ان دو آیات سے اس دنیا کی مدت نکالنا حضرت دارا شکوہ نے معلوم نہیں کس طرح ثابت کیا۔ دوسری بات یہ ہے کہ ہندو فلسفہ میں مادہ کو ذات باری تعالیٰ کی طرح قدیم کہا گیا ہے جو قرآنی تعلیمات کے خلاف ہے۔ جب وہ لوگ دنیا کی مدت اٹھارہ ارب سال بتاتے ہیں تو ان کا مطلب یہ نہیں کہ اٹھارہ ارب سال کے بعد دنیا ختم ہو جائے گی اور قیامت آ جائے گی۔ بلکہ ان کا مطلب یہ ہے کہ یہ دنیا ختم ہو جائے گی اور اس کی بجائے دوسری دنیا پیدا ہو جائے گی۔ اس سلسلہ لامحدود کو وہ تناسخ یا آواگون کے نام سے موسوم کرتے ہیں جو اسلام میں ناجائز قرار دیا گیا ہے۔ نیز مادہ کا حق تعالیٰ کی طرح قدیم ماننا بھی کفر ہے۔ لہٰذا ہندو دھرم کی ہر چیز کس طرح قرآن سے ثابت کی جا سکتی ہے۔ اس میں شک نہیں کہ ہر مذہب کے اصول روحانیت میں کچھ نہ کچھ مشابہت پائی جاتی ہے لیکن یہ ثابت کرنا کہ اسلامی علم روحانیت کی ہر بات کا جواب یا نظیر دوسرے مذاہب میں موجود ہے صحیح نہیں ہے کیونکہ جہاں دوسرے مذاہب ایک خاص قوم اور ایک خاص وقت کے لیے تھے اسلام کی وہ شان ہے کہ ساری دنیا کے لیے ہے اور قیام قیامت تک ہے۔ اس لیے جو جامعیت حق تعالےٰ نے اسلامی تعلیمات میں رکھی ہے اس کا دوسرے مذاہب میں ملنا محال ہے چنانچہ باقی چیزوں کو چھوڑ کر صرف مسئلہ فنا اور بقا کو لیجئے۔ امتِ محمدیہ کے اولیاء کرام کی فنا فی اللہ کے جن بلند ترین مقامات و منازل تک رسائی ہوئی ہے۔ دوسرے مذاہب کے اربابِ روحانیت اس کی گرد کو بھی نہیں پہنچ سکے اور جہاں تک بقا باللہ کا تعلق ہے یہ ہی اولیاء امتِ محمدیہ کا خاصہ۔ دوسرے مذاہب میں جہاں فنا فی اللہ کا ایک زیرین درجہ منزل مقصود تھا اور بقا باللہ

صلوٰۃِ غوثیہ

یعنی

دوگانہ بعد از نماز مغرب

مع

بجانب بغداد شریف قدم لے کر چلنا

مؤلفہ

فقیر محمد امیر شاہ قادری گیلانی

وناقل کہ ارشاد فرمایا من صلی رکعتین (زید فی روایۃ) بعد المغرب (وزاد) یقرء فی کل رکعۃ بعد الفاتحۃ سورۃ الاخلاص احدی عشرۃ مرۃ (ثم اتفقوا فی المعنی واللفظ للامام ابی الحسن قال) ثم یصلی علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعد السلام و یسلم علیہ ثم یخطوا الی جہۃ العراق احدی عشرۃ خطوۃ ویذکر اسمی ویذکر حاجتہ فانہا تقضی (زاد الشیخ) بفضل اللہ وکرمہ (وقال آخر) قضی اللہ تعالیٰ حاجتہ جو بعدِ مغرب دو رکعت نماز پڑھے ہر رکعت میں بعدِ فاتحہ سورۂ اخلاص یازدہ بار پھر بعد سلام نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صلاۃ وسلام عرض کرے پھر عراق شریف کی طرف گیارہ قدم چلے اور میرا نام یاد اور اپنی حاجت ذکر کرے اللہ تعالےٰ کے فضل وکرم سے اُس کی مُراد پوری ہو)۔

اسی طرح امام جلیل علامۂ نبیل امام عبد اللہ یافعی مکی طیّب اللہ ثراہ صاحب "خلاصۃ المفاخر فی اختصار مناقب الشیخ عبد القادر" نے روایت کی۔ یونہی فاضل کامل.. مولانا علی قاری ہروی نزیل مکہ معظمہ صاحب شرح فقہ اکبر ومشکوٰۃ اکرم اللہ نزلہ فی نزھۃ الخاطر میں ذکر فرمایا زبدۂ مُبارکہ میں اپنے شیخ واستاذ احسن اللہ مثواہ کا اس نماز کی اجازت دینا اور اپنا اجازت لینا بیان کیا اور حضرت شیخ محقق تغمدہ اللہ برحمتہ سے اس نماز مبارک میں خاص ایک رسالہ نفیس عجالہ ہے۔ اس سے ثابت کہ حضرت شیخ ورع سراپا سعادت عامل شریعت کامل طریقت سیدی عبد الوھاب متقی مکی برد اللہ مضجعہ نے کتاب مستطاب بہجۃ الاسرار کو معتمد ومعتبر اور اس مبارک روایت کو مسلم ومقرر فرمایا اور

هر چند در ظهورم نورِ ظلام و نورم | در پرده کمونم عنقای قاف قدسم

صدرِ همه صدورم از وهمِ خلق دورم | خود باطن البطونم عنقای قاف قدسم

هر قبله هست رویم هر سجده هست سویم | معبود عابدونم عنقای قاف قدسم

سلطانِ بی نیازم گو صورتِ نیازم
نشناسیم که چونم عنقای قاف قدسم

من آن نورم که اندر لامکان موجود بودستم | باشراق خودم خود شاهد و مشهود بودستم

نه از عالم نشانی بود نی آدم نشانی داشت | که از نظاره حسن خودم خشنود بودستم

بسیطم آن قدر شد منبسط از حب پیدائی | که با یک نقطگی صدها خط ممدود بودستم

هیولای دو عالم مادهٔ ارواح و اشباحم | حجر جسم و جان اهم چو تار و پود بودستم

ز بهرِ رفعِ شرکت دفعِ وهمِ هستیِ غیری | بشکلِ انبیا و اولیا موجود بودستم

لباسِ بو البشر پوشیده مسجود ملک گشتم | بتصویر مجسم حامد و محمود بودستم

گهی ادریس گاهی شیث گاهی نوح گه یونس | گهی یوسف گهی یعقوب گاهی هود بودستم

گهی صالح گه ابراهیم گه اسحق گه یحیی | گهی موسی گهی عیسی گهی داود بودستم

برای یک کسان هر روز نقدِ وقت ایشان گشتم | ز بهرِ دیگران روزِ جزا موعود بودستم

بدریای حقیقت بهر غواصانِ دریا دل | بهر جهد و جهد گوهر مقصود بودستم

یعصمک من الناس و اللہ لا یضروک شیئا(اور اللہ تمہیں لوگوں سے بچائے گا اور وہ تمہیں ہرگز کچھ نقصان نہ پہنچا سکیں گے) آیا ہے برائے مہربانی اس عقدہ کو مفصل طور پر حل فرما کر ممنون فرمائیں۔ والتسلیم۔

الجواب ھو الصواب

واقعہ مسحوریت ذات بابرکات جناب سرور کائنات ﷺ صحیح و درست ہے اور معوذتین کا شانِ نزول بھی باتفاق مفسرین یہی واقعہ معلوم ہوتا ہے۔ چنانچہ اس بارہ میں بکثرت احادیث مروی ہیں مگر اس واقعہ کے وقوع سے کوئی خدشہ و اعتراض نہیں وارد ہوتا ہے۔ کیونکہ جیسے اور لوازمات بشریہ مثلاً کھانا، پینا، سونا، مریض ہونا من حیث الانسانیت ذات مبارک کے ساتھ لگا ہوا تھا۔ اسی طرح اثرِ سحر کا وقوع بھی من حیث البشریت ہی ہے نہ من حیث النبوت کہ عدم تاثیرِ سحر بموسیٰ علیہ السلام و تاثیرِ سحر بذات فخر موجودات علیہ الصلوٰۃ والتحیات سے اپنے خیال کے موجب بے جا نتیجے نکالے جائیں جیسے معتزلہ و دیگر فرقِ باطلہ نے اس موقع پر خیالاتِ فاسدہ ظاہر کیے ہیں اور علماء دین نے محققانہ جواب دیئے ہیں۔ چنانچہ تفسیر کبیر میں یہ بحث مفصل مذکور ہے تحت آیۂ کریمہ۔ واتبعوا ما تتلوا الشیاطین علی ملک سلیمان الخ[2] (اور اسکے پیرو ہوئے جو شیطان پڑھا کرتے تھے سلطنتِ سلیمان کے زمانہ میں)

غرضیکہ موسیٰ علیہ السلام کا مقابلہ من حیث النبوت سحرہ و جادوگران سے تھا اور یہ قانونِ الٰہی ہے کہ مقابلِ نبی آزمائشِ نبوت کو فتح نہیں نصیب ہوتی چنانچہ قصۂ نوح و دیگر انبیاء علیہم السلام کہ قوم نے اُن کی تکذیب کی اور خود واقعہ موسیٰ علیہ السلام اس امر کا شاہد ہے اور اگر مقابلہ من حیث النبوت نہ ہو تو پھر نبی کو تکلیف و ایذا پہنچ جانی کوئی مستبعد امر نہیں ہے بلکہ یہ خاصہ بشریہ ہے جیسے اور لوازمات بشریہ سے نبی مبرا نہیں ہوتا۔ ویسے ہی دنیاوی تکالیف و مصائب سے بھی پاک نہیں ہو سکتا و نیز آیہ کریمہ۔ واللہ یعصمک من الناس و دیگر آیات ایں معنی بھی اس واقعہ کی قادح نہیں ہو سکتی ہیں۔ کیونکہ عصمت سے عصمتِ دینی مراد ہے نہ بدنی ورنہ دندان مبارک کا شہید ہونا، کفار کا تکالیف و ایذا پہنچانا، ملک چھوڑ کر ہجرت کرنا سب عصمتِ بدنی کے خلاف ہے۔ پس ضرور عصمت سے وہی عصمت مراد لینی پڑے گی جو خاصۂ نبوت ہو اور جو فیما نحن فیہ ہے وہ عصمتِ دینی ہے وھو المراد۔ و نیز ان ایام میں انقطاعِ وحی بھی نہیں معلوم ہوتی ہے کیونکہ معوذتین کا نزول

[1] القرآن، المائدہ، آیت ۶۸　　[2] القرآن، البقرۃ، آیت ۱۰۲

الافاضات السنیۃ

الملقب بہ

فتاویٰ مہریہ

مجدد دین وملت فاتح قادیانیت

حضرت سیدنا پیر مہر علی شاہ گیلانی قدس سرہ العزیز

اویس قرنی ؒ نے ماہ رجب کی تیسری چوتھی اور پانچویں تاریخوں میں نماز کے لئے کہا ہے میرے دل میں خیال آتا ہے کہ جس بزرگ نے کسی دعا یا نماز کے لئے کہا ہے وہ یا تو حضرت رسالت پناہ ﷺ سے سنی ہے یا صحابہ کرام ؓ سے خواجہ اویس قرنی ؒ نے جن نمازوں کی بابت فرمایا ہے اور سورتیں مقرر کی ہیں' یہ کہاں سے سنی ہیں؟ خواجہ صاحب نے فرمایا: الہام ہوا تھا۔

پھر یہ حکایت بیان فرمائی کہ اس سے پہلے جب میں دہلی سے اجودھن شیخ صاحب کی خدمت میں جایا کرتا تھا تو یہ تین اسم پڑھا کرتا تھا یا حافظ' یا ناصر' یا معین حالانکہ مجھے یہ کسی نے نہیں بتائے تھے پھر مدت بعد ایک بزرگ نے یہ دعا مجھے لکھ دی' دعا' یا حافظ یا ناصر یا معین یا مالک یوم الدین ایاك نعبدو ایاك نستعین۔

پھر احوال مشائخ کے بارے میں گفتگو شروع ہوئی میں نے عرض کی کہ میں نے ایک بات سنی ہے اور کہتے بھی اسی طرح ہیں کہ خواجہ بایزید بسطامی علیہ الرحمۃ نے یہ کلمات کہے ہیں میں تو ان کلمات کی کوئی تاویل نہیں پاتا' اور نہ دل مطمئن ہوتا ہے' پوچھا کون سے کلمات ہیں؟ میں نے عرض کی کہتے ہیں کہ وہ کلمات یہ ہیں'' محمد و من دونه تحت لوائی یوم القیمة'' محمد اور اس کے سوا جتنے ہیں سب قیامت کے دن میرے جھنڈے تلے ہوں گے فرمایا: نہیں' خواجہ بایزید ؒ نے یہ کلمات نہیں کہے' پھر فرمایا کہ ہاں! ایک مرتبہ اتنا ضرور کہا تھا کہ سبحانی ما اعظم شانی۔ سو بعد میں آخری عمر میں آ کر استغفار کی تھی کہ میں نے یہ بات ٹھیک نہیں کہی تھی میں یہودی تھا اب میں زنار توڑ کر مسلمان ہوتا ہوں اور کہتا ہوں'' اشهد ان لا الٰه الا الله وحده لا شریك له واشهد ان محمدا عبدهٗ و رسولهٗ''۔

یہاں سے پھر رسول خدا ﷺ کے احوال کے بارے میں گفتگو شروع ہوئی فرمایا کہ مردان خدا اور مشائخ کو جو حالت ہو جاتی ہے یہ اس وجہ سے ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو بھی ہو جایا کرتی تھی چنانچہ کہتے ہیں کہ ایک دن رسول خدا ﷺ ایک باغ میں آئے جس میں ایک کنواں تھا' آنحضرت ﷺ کنویں کے کنارے پر بیٹھے اور پاؤں لٹکا دیئے' اور یاد الٰہی میں مشغول ہوئے' ابو موسیٰ اشعری ؓ ہمراہ تھے' انہیں فرمایا کہ میری اجازت کے بغیر کسی کو اندر نہ آنے دینا اسی اثناء میں ابو بکر صدیق ؓ آئے ابو موسیٰ اشعری ؓ نے اطلاع دی' فرمایا: اندر بلا لو اور بہشت کی خوش خبری دو۔ ابو موسیٰ ؓ جا کر ابو بکر ؓ کو اندر بلا لائے' آپ آ کر رسول خدا ﷺ کے دائیں طرف پیر کنویں میں لٹکا کر بیٹھ گئے۔ بعد ازاں عمر خطاب ؓ آئے۔ ابو موسیٰ ؓ نے اُن کی آمد کی خبر دی۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کو بھی اسی خوشخبری کے ساتھ اندر بلوالیا۔ وہ بھی آئے اور رسول علیہ السلام کے بائیں طرف اسی طرح بیٹھ گئے اس کے بعد جناب عثمان ؓ تشریف لائے اُن کو بھی اندر بلا لیا وہ بھی کچھ تامل کے بعد رسول کریم علیہ السلام کے سامنے اسی طرح بیٹھ گئے۔ بعد ازاں امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ تشریف لائے اجازت پا کر اندر آئے اور اسی طرح بیٹھ گئے۔ بعد ازاں حضور ﷺ نے فرمایا کہ جس طرح آج ہم یہاں اکٹھے ہیں اسی طرح وفات بھی ایک ہی جگہ ہوگی اور حشر بھی۔ جب یہ حکایت ختم ہوئی تو فقر' اور خرقے کے بارے میں گفتگو شروع ہوئی خواجہ صاحب نے فرمایا کہ رسول مقبول ﷺ کو معراج کی رات خرقہ عطا ہوا تھا صحابہ ؓ کو بلا کر فرمایا' مجھے ایک خرقہ ملا ہے' جو ایک کو ملے گا۔ میں سب سے ایک سوال پوچھوں گا جس کا جواب مجھے یاد ہے' تم میں سے جو ٹھیک جواب دے گا' اسے خرقہ ملے گا' پھر ابو بکر ؓ کی طرف مخاطب ہو کر پوچھا کہ اگر یہ خرقہ آپ کو ملے تو کیا کرو گے؟ عرض کی: صدق اختیار کروں گا' اور طاعت اور عطاء کروں گا۔ پھر عمر ؓ سے پوچھا' تو عرض کی میں عدل اور انصاف کروں گا' پھر عثمان ؓ سے پوچھا تو

(اُردو ترجمہ)

فوائدُ الفواد

یعنی

ملفوظات

سلطان المشائخ، فخر الاولیاء، سیّد الاتقیاء حضرت محبوب الٰہی

خواجہ محمد نظام الدین اولیاء بدایونی رحمۃ اللہ علیہ

مرتبہ

حضرت امیر حسن علی سنجری رحمۃ اللہ علیہ

شبیر برادرز

نیو سنٹر نزد مسلم ماڈل ہائی سکول، بیسمنٹ اردو بازار لاہور

فون: 042-7246006

بطلا منہا الیس القتل الظاهري على هذه الطبقات والقتل المعنوي كالقتل الظاهري ومنها موطن الايجاب وليس فيه الا ان الله تعالى اقتضى امرا اما بواسطة صفاته ولا علة هنالك و لا معلول كل الامور هنالك سواسية فى انها من ايجاب الله تعالى وفيه يصدق الاعمال مخلوقة لله وجف القلم بما هو كائن وفيه الآن تغمدني الله برحمته وفيه السعيد من سعد الخ،

ومنها موطن كانه برزخ بين ذينك الموطنين وفيه نوعان الاول ان الله تعالى فاعل وهذه مظاهره فالعلة علة بظهور الله تعالى فيها بالعلية والمعلول معلول بخلق الله تعالى فيه المعلولية ويسمى بكشف هذه الحالة عند طائفة بقرب الفرائض والثانى انها فاعلة بقوة الله تعالى وقدرته ومشيئته ويسمى ذلك بقرب النوافل واحد هذين الحالين كان مكشوفا لاوحدين والعراق واشباههما وكان هذا الموطن من تخاليط الموطنين المقدمين،

تفہیم - كل من ذهب الى بلدة اجمير او الى قبر سالار مسعود او ما ضاهاها لاجل حاجة يطلبها فانه اثم اثما اكبر من القتل والزنا اليس مثله الا مثل من كان يعبد المصنوعات او مثل من كان يدعو اللات والعزى الا انا لا نصرح بالتكفير لعدم النص من الشارع فى هذا الامر المخصوص كل من عين حيوان الميت وطلب منه الحوائج فانه آثم قلبه داخل فى قوله تعالى ذلكم الفسق اذا امر عارف رجلا مريدا ان يشتري الخمر وغير ذلك مما لم يبحه الشارع كما وقع لشمس الدين التبريزي مع مولانا الرومي فينبغي للمامور ان لا يفعله و ليعتذر بعذر ابينا ولا يشتمه ولا يسبه فلعل تحت ذلك طائلا خلافا لاكثر الصوفية،

تفہیم - ان نزاع الفلاسفة والمتكلمين فى ان الله تعالى خالق بالاختيار او بالايجاب ليس فى معارك معان فى شئ لما كان الارادة عند الفلاسفة عين الذات كان الابداع ايجابا،

قال الله تعالى

ففهمناها سليمان وكلاً آتينا حكماً وعلماً

كتاب التفهيمات الإلهية

تأليف

حجة الاسلام الشيخ قطب الدين احمد المعروف بالشاه ولي الله المحدث الدهلوي قدس سره العزيز

المتوفى سنة ١١٧٦هـ

صاحب "حجة الله البالغة" و"البدور البازغة" و"الخير الكثير" وغيرها

سلسلة مطبوعات المجلس العلمي ڈابھیل (سورت) الهند

رقم ١٨

طبع في

مدينه برقي پريس بجنور (يو-پي)

سنة ١٣٥٥هـ

سنة ١٩٣٦م